لو تیرے نال ہو گیا

میم عین کے قلم سے

ناول ہی ناول پبلیشرز

انتباہ!

یہ ناول ہماری ویب ناول ہی ناول نے رائٹر کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے

اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے ہماری جی میل پر رابطہ کریں

Novel Hi Novel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایاایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچاناچاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یاجو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دیناچاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہاہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

لو تیرے نال ہو گیا

از میم عین

کریم مینشن کے ڈائننگ ہال میں اس وقت ہر بونگ مچی ہوئی تھی۔ کچن میں کھڑا خوبرو جوان مہارت سے بیلن چلاتا روٹیاں بنا رہا تھا۔ ایک چولہے پر چائے رکھی تھی جب کہ دوسرے پر فرائی پین میں شامیاں فرائی کر رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ توے سے روٹی اتارتا اس کے کان سے عجلت بھری آواز ٹکرائی۔

"بھئیا جلدی سے روٹی لادیں یار۔"

طلال کی آواز پر اس نے جلدی سے توے سے روٹی اتار کر چنگیر میں رکھی اور پین میں فرائی ہوتی شامی کو اٹھا کر پلیٹ میں رکھا اور پھر دونوں چیزوں کو اٹھا کر چیئر پر بیٹھے اپنے دونوں چھوٹے بھائیوں کے آگے رکھا۔۔

"بھئیا چائے!!!!"۔

طلال کے ساتھ بیٹھے فہام کی فرمائش پر اوہ کہتا واپس مڑنے لگا جب ڈائننگ ہال میں داخل ہوتا عالم اسے ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا کہتا خود چائے کپوں میں ڈالنے لگا۔

چائے کپوں میں ڈالنے کے بعد وہ ٹیبل پر لے آیا جہاں وہ تینوں بیٹھے سحری کر رہے تھے۔

یہ تھا کریم مینشن کے ڈائیننگ ہال کا منظر جہاں چاروں بھائی عالم کریم، طالم کریم، فہام کریم اور طلال کریم رمضان المبارک کی پہلی سحری کر رہے تھے چوں کہ ان کے والدین عباس کریم اور فریحہ عباس کا ایک حادثے میں انتقال ہو گیا تھا اور کوئی بہن بھی نہ تھی اس لئے گھر میں کوئی صنف نازک بھی موجود نہ تھی۔ بڑے سے گھر میں قل چار بھائی ہی تھے بس۔

سب سے بڑا عالم باپ کے بزنس کو کامیابی سے آگے بڑھا رہا تھا اور چھوٹے بھائیوں کو باپ بن کر پال رہا تھا۔

اس سے چھوٹا طالم یونیورسٹی کا طالب علم تھا۔

اس سے چھوٹا فہام بھی یونیورسٹی کا طالب علم تھا جب کہ سب سے چھوٹا طلال کالج کا سٹوڈنٹ تھا۔

"بھیا آملیٹ میں نمک کم ہے۔"

طلال کی شکایت پر طالم نے گردن موڑ کر کاٹ کھانے والی نظروں سے اسے دیکھے۔

"ایک چٹکی نمک کم ہونے سے تمہارا آملیٹ پھیکا نہیں پڑ جائے گا۔ غضب خدا کا جوان جہان خوبرو لونڈے کی جوانی رل رہی ہے یہاں کچن میں اور تمہیں نمک کی پڑی ہے لائک سیریسلی"!!!!

طلال کی شکایت پر طالم کو تو جیسے سکتا ہی ہو گیا تھا۔

"چٹکی بھر نمک کی قیمت تم کیا جانو طالم بابو!!!!"۔

بھلا فہام صاحب کی زبان کی کون لگام ڈال سکتا تھا۔

"سائلنس پلیز!!!!سحری کا وقت ختم ہونے والا ہے بس۔"

عالم کی سنجیدہ آواز پر سب تیزی سے تمیز کا مظاہرہ کرتے سحری کرنے لگے۔

جب سب سحری کر چکے تو عالم اور طالم برتن سمیٹنے لگے جب کہ طلال اور فہام ٹیبل صاف کرنے لگے۔

اذانیں شروع ہوئیں تو چاروں نے وضو کر کے مسجد کا رخ کیا۔ نماز پڑھ کے واپس آنے کے بعد وہ چاروں اب کچن کے دروازے میں کھڑے تھے۔ سوال یہ تھا کہ برتن کون دھوئے گا۔

""بھیا آپ جائیں ہم مینیج کر لیں گے "!!!

وہ تینوں یک زبان ہو کر عالم سے بولے تو وہ ابرو اچکا کر رہ گیا۔

"آر یو شیور؟"۔

عالم کے سوال پر وہ تینوں تیزی سے اثبات میں سر ہلا گئے تو وہ اوکے کہتا وہاں سے اپنے کمرے میں چلا گیا اب وہاں کھڑے تینوں افراد ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔

"میرا کوئز ہے آج برو!!! اور مجھے اپنی نیند کی قربانی دے کر اس کی تیاری کرنی ہے تو اس لئے میری طرف سے تو معذرت"!!!

طالم کا عذر تو تیار تھا۔

"اور میری بھی بہت امپورٹنٹ پریزنٹیشن ہے آج جس کی تیاری کرنی ہے مجھے اس لئے آج میری طرف سے بھی سوری یار"

فہام نے بھی اپنی مجبوری بتائی تو طلال بے چارگی سے اپنے دونوں بڑے بھائیوں کو دیکھنے لگا۔

"بھیا آپ دونوں جانتے ہیں میں اس وقت کیا سوچ رہا ہوں؟؟"

اس کے سوال پر ان دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں ہم جانتے ہیں تم یہی سوچ رہے ہو گے کہ ہم دونوں کی مصروفیت کی وجہ سے تمہیں برتن دھونے پڑیں گے اب۔"۔

طالم نے کہا تو طلال نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں میں یہ نہیں سوچ رہا بلکہ یہ سوچ رہا ہوں کہ آخر ایسا کیا گناہ کر بیٹھا جو آپ دونوں جیسے خود غرض بھائی ملے مجھے۔ جائیں آپ دونوں۔ دھولوں گا میں اکیلا ہی سب برتن۔"

خفگی سے کہتا وہ کچن میں داخل ہوا تو طالم اور فہام ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھتے اگلے ہی پل تیزی سے طلال پر جھپٹے۔

"ہمارا شیر تو خفا ہی ہو گیا۔ ہم تو بس مذاق کر رہے تھے یار۔ ساتھ مل کر برتن بھی دھوئیں گے اور صفائی بھی کریں گے۔ بھائیوں کے ہوتے تو ٹینشن کیوں لیتا ہے۔ ہم تو تمہیں تنگ کر رہے تھے بس۔"

کچھ دیر بعد کچن سے آتی ہنسی مذاق کی آواز پر عالم مسکرا دیا۔

@@@@@

وہ دیوانہ وار بھاگتی جا رہی تھی۔ پیروں میں کنکر چبھ رہے تھے۔ لہولہان پیر چلنے سے انکاری تھے پر عزت جانے کا خوف رکنے نہ دے رہا تھا۔ وہ پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر بھاگتی ہی چلی جا رہی تھی۔

بھاگتے بھاگتے جب اسے قدموں کی آواز قریب سنائی دینے لگی تو جس گھر کا گیٹ کھلا نظر آیا اسی میں داخل ہو گئی۔

وہ ایک بہت بڑے شاندار سے گھر کا بڑا کالا گیٹ تھا۔ گیٹ کا چھوٹا دروازہ ادھ کھلا ہوا تھا۔ وہ اندر داخل ہوتی اپنے پیچھے دروازہ بند کر گئی۔

"کون ہے؟"

بھاری مردانا آواز پر اس کی پہلے سے الجھی سانسیں سینے میں اٹک سی گئیں۔

طالم اور فہام باہر واک کرنے نکلے تھے اس لئے باہر کا دروازہ کھلا ہوا تھا. عالم باہر لان میں ہی واک کر رہا تھا جب کھٹکے کی آواز آئی۔ اسے لگا دونوں بھائی واپس آ گئے ہیں پر دونوں

بھائیوں کی جگہ وہاں کوئی لڑکی تھی وہ بھی بہت بری حالت میں۔ وہ لڑکی اپنے پیچھے دروازہ بند کیے کھڑی ھانپ رہی تھی۔

اس کے پکارنے پر وہ مزید کانپنے لگی۔

عالم نے اپنے قدم اس کی طرف بڑھائے تو وہ خوف سے تھر تھر کانپتی دونوں ہاتھ منہ پر جما گئی۔

"ہاتھ منہ کے آگے سے ہٹاؤ لڑکی"!!!!

کڑکتی ہوئی آواز نے اس کے تھکے ہوئے اعصابوں پر حملہ کیا تو وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہوتی چلی گئی۔اس سے پہلے کہ وہ لہرا کر گرتی عالم بوکھلا کر تیزی سے اسے دونوں بازوؤں سے تھام گیا۔

عین اسی وقت گیٹ کا چھوٹا دروازہ دوبارہ کھلا اور وہاں سے طالم اور فہام نمودار ہوئے۔

"استغفر اللہ!!!!یہ میری گناہ گار آنکھیں کیسا منظر دیکھ رہی ہیں!!!!ہمارے بگ بی کی باہوں میں ایک نازک انداز حسینہ"!!!!

یہ الفاظ جس کی زبان سے ادا ہوئے تھے وہ تھا فہام!!!دا گریٹ فہام!!!

"بات تمہاری سولہ آنے کھری ہے۔ تمہاری آنکھیں ہیں تو گناہ گار پر اس وقت بلکل سہی منظر دیکھ رہی ہیں۔ ہمارے بگ بی کی باہوں میں واقعی ایک نازک حسینہ موجود ہے "!!!!

فہام کے بعد طالم کی فضول گوئی نے عالم کا دماغ گھما کر رکھ دیا۔

"شٹ اپ یو بو تھ!!!! اس کو آکر سمبھالو جو میرے گلے پڑ گئی ہے۔"

عالم ان دونوں کو لتاڑتا ہوا بولا تو دونوں نے جلدی سے اپنے دانت اندر کرتے شرافت کا مظاہرہ کرنا چاہا۔

"بھیا یہ آپ کی گلے لگی میرا مطلب پڑی ہیں تو آپ ہی کچھ سوچیں نہ کہ کیسے سمبھالنا ہے۔ ویسے یہ ہیں کون ؟"۔

بولتے بولتے فہام کی زبان پھر سے پھسلنے لگی جسے عالم کی گھوری نے راستے پر لایا۔

"پتا نہیں میں باہر واک کر رہا تھا ایک دم یہ اندر آئی میں نے پوچھا کون ہے تو بیہوش ہو کر گرنے لگی تو میں نے تھام لیا۔"

عالم کے بتانے پر دونوں نے اثبات میں سے ہلایا۔

"میرے خیال میں ہمیں اسے اندر لے جانا چاہئے ایسے دروازے پر کھڑے ہو کر مذاکرات کرنا ٹھیک نہیں۔"

طالم کی بات پر عالم نے سر ہلایا۔

"زندگی میں پہلی بار طالم کریم نے کوئی عقل کی بات کی ہے۔"

فہام کی بات پر طالم نے اسے سخت گھوری سے نوازا۔

عالم نے جھجھکتے ہوئے اس انجان وجود کو باہوں میں اٹھا کر گھر کے اندرونی حصّے کا رخ کیا۔ان دونوں بھائیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔

گیسٹ روم میں پہنچ کر عالم نے اسے بیڈ پر لٹایا اور اس پر بلینکٹ اوڑھایا کیوں کہ اس کے وجود سے دوپٹہ ندارد تھا۔کپڑے بھی جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے۔

"بھیا کیا ہم انہیں یہاں رکھ کر ٹھیک کر رہے ہیں؟؟"

یہ سوال دروازے کے پاس کھڑے طلال کی طرف سے آیا تھا۔

بھیا کی جان ہم صرف ان کی مدد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس حالت میں ہم انہیں گھر سے باہر تو نہیں پھینک سکتے نا۔ باقی یہ ہوش میں آجائیں پھر ہی کچھ پتا چل سکے گا۔"

عالم کی بات پر تینوں بھائیوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بھیا ان کے فیس سے بال پیچھے کر کے دیکھ لوں پلیز؟؟ مجھے دیکھنا ہے کہ یہ کیسی ہیں!!! ان کے بال کتنے پیارے ہیں نا۔ کیا یہ خود بھی اتنی ہی پیاری ہیں!!! ویسے آپ مجھے گھوریں مت یہ میری آپی ہیں میں آپی سمجھ کر تعریف کر رہا ہوں"!!!

طلال کمرے میں جلتے نائٹ بلب کی روشنی میں نظر آتے اس اجنبی لڑکی کے لمبے سیاہ بالوں اور دمکتی رنگت کی تعریف میں رطب اللسان تھا جب بھائیوں کی گھوری پر فوری طور پر صفائی پیش کر دی۔ چہرہ اس لئے نہیں دیکھ سکے تھے کہ اس کے بال اس کا چہرہ ڈھانپ گئے تھے۔

"بری بات طلال۔ انھیں ریسٹ کرنے دو۔ چلو سب سو جا کر صبح سحری کے لئے بھی اٹھنا ہے پھر۔"

عالم ان سب سے کہتا ایک آخری نظر اس اجنبی حسینہ پر ڈال کر سب سے پہلے خود کمرے سے نکلا پھر ان تینوں کے نکلنے کے بعد کمرے کا دروازہ بند کرتا خود بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

@@@@@

وہ چھوٹی سی لڑکی اس بوسیدہ مکان میں بیٹھی رو رہی تھی۔

"نیہال اری او نیہال"!!!

نحیف سی آواز پر وہ جلدی سی آنسو پونچھتی اٹھی اور کمرے کی طرف بڑھی۔

"جج۔۔۔۔جی اماں"!!!

مریل سی آواز میں پوچھتی وہ قدم آگے بڑھا گئی۔

"آج کھانے کو کچھ ملے گا یا نہیں؟ صرف پانی سے افطاری کی تھی۔"

عمر گزر گئی پر آواز کی سختی نہ گئی۔

"گھر پر کچھ نہیں ہے کھانے کو اماں۔ صبر کر کے سو جائیں۔"

بھیگی آواز میں کہتی وہ کمرے سے تو کیا گھر سے ہی نکل گئی۔ چلتے چلتے گھر سے آگے نکل آئی۔ جب کچھ سمجھ نہ آیا تو ایک پتھر پر بیٹھ کر رونا شروع کر دیا۔

"یا اللہ میں کیا کروں کہاں جاؤں"!!!!!

وہ نیہال تھی. اپنے باپ کی لاڈلی نیہا!!! پر وہی لاڈ اٹھانے والا باپ جب ایک دن پہاڑ سے گر کر دنیا سے رخصت ہوا تو دنیا میں کوئی لاڈ اٹھانے والا بھی نہ رہا۔ ماں کو تو نہ جانے اس سے اللہ واسطے کا بیر تھا۔ اس نے جب سے ہوش سنبھالا ماں کو خود سے پیار کرتے یا پیار سے بات کرتے نہ دیکھا۔ بہن بھائی کوئی تھا نہیں۔ ماں نے نہ جانے کیا سوچ کر نزدیکی سکول سے میٹرک کروا دیا۔ اس نے میٹرک میں ٹوپ کیا تو نزدیکی کالج میں مفت داخلہ مل گیا۔ گھر کے سارے کام کرتی تو اس کی پڑھائی سے بھی اس کی ماں کو کوئی مسلہ نہ تھا۔ یوں حال ہی میں نیہال کا ایف اے بھی ہو گیا۔

اب تھا کچھ یوں کہ پہلے اس کی ماں لوگوں کے کپڑے سلائی کرتی تھی تو گھر چلتا تھا۔ اب رمضان سے کچھ ماہ پہلے ایک ایکسیڈنٹ میں ایک ٹانگ اور ایک بازو ٹوٹ گیا۔ روزی روٹی کا ذریع ختم ہو گیا۔ فاقوں کی نوبت آ گئی۔ آگے پیچھے تو کوئی تھا نہیں۔ نیہا لنے ایک دو جگہ

ٹیچنگ کی جاب کرنی چاہی پر لوگ حوس میں بھوکے ہوئے پڑے ہیں ہر جگہ ہی۔ عورت کے لئے چار دیواری سے باہر نکل کر کمانا کون سا آسان کام ہے۔

وہ یوں ہی بیٹھی رو رہی تھی جب کسی نے بھاری دلکش آواز میں اسے پکارا۔

اس کی آنکھ مسلسل باتوں کی آواز سے کھلی تھی۔ وہ ایک دم اٹھی تو کراہ بیٹھی۔ جسم پر لگی چوٹوں سے ٹیسیں اٹھنے لگیں۔ نظر سامنے دیوار پر ٹنگی گھڑی پر پڑی تو وہ چونک اٹھی۔ سحری کا وقت بس ختم ہونے والا تھا۔ وہ جلدی سے بیڈ سے نیچے اتری تو نظر اپنے حلیے پر گئی۔

اس کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔ وہ جو سوچ رہی تھی کہ جس گھر میں پناہ لے چکی ہے یہاں سے آج کی سحری کا انتظام کر لے گی پر اپنی حالت دیکھتے اس سے پہلے کہ اپنا ارادہ موقف کرتی اس کی نظر سامنے صوفے پر پڑی مردانہ چادر پر پڑی۔ صوفے کے پاس نیچے زمین پر مردانہ جوتے کا ایک جوڑا بھی پڑا تھا۔

اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

اس نے سب سے پہلے کمرے سے ملحقہ باتھ روم کا رخ کیا۔فرش ہونے کے بال بال

چوٹی میں باندھے۔

اس نے دھیرے دھیرے آگے بڑھتے وہ چادر پکڑ کر اچھے سے اپنے کندھوں کے گرد

اوڑھی تو اس کا پورا وجود ہی اس چادر میں چھپ سا گیا۔

جوتے میں پیر اڑسے تو پیر آگے ہی نکلتے چلے گئے۔اس کے پاؤں کے لئے وہ جوتا بہت بڑا تھا

پر فلحال کام دے سکتا تھا۔

چادر کو مضبوطی سے پکڑتی وہ دروازہ کھول کر اللہ کا نام لیتی کمرے سے باہر نکل آئی۔

ایک طرف سے مردانہ آوازیں آرہی تھیں۔آوازوں کا تعقب کرتی وہ ایک بڑے کمرے

کی طرف آگئی جہاں چار مرد بیٹھے سحری کررہے تھے۔

وہ چاروں ہلکی پھلکی باتیں کرتے ہوئے سحری کررہے تھے جب فہام ایک دم سیدھا ہو کر

بیٹھا.

"بھیا"!

اس کی پکار پر کوئی بھی متوجہ نہ ہوا۔

"بھیا!!!!!!!سن لیں یار اور تم بھی سنو چھوٹو"!!!!

وہ اب کے زور دے کر بڑے دونوں سے بولا ساتھ ہی طلال کو بھی آواز دے ڈالی۔

"فہام کبھی تو چپ کر کے سحری کر لیا کرو۔ہر وقت فضول بولتے رہتے ہو تم بس"!!!!

عالم کی سنجیدہ آواز پر طالم اور طلال نے دانت نکوسے۔

"اچھا نا بھیا بس ایک بات"!!!

اب کے منت بھرے لہجے میں بولا۔

"اچھا بولو ہم سن رہے ہیں۔"

میٹھی لسی کا گلاس اٹھاتے ہوئے طالم نے اسے اجازت نامہ سونپا۔

"کیا کبھی آپ میں سے کسی نے اس دھرتی پر حور دیکھی ہے؟؟؟"

اس نے نہایت سنجیدگی سے اپنا سوال پیش کیا۔

اس کے سوال پر عالم اور طلال نے اسے ایسے دیکھا جیسے کوئی عجوبہ دیکھ لیا ہو جب کہ طالم نے زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں میں نے دیکھی ہے بہت دفعہ۔لنگور کی بغل میں حور"!!!

طالم نے جس قدر پرجوش ہو کر جواب دیا تھا اس قدر زبردست گھوری سے تینوں بھائیوں نے اسے نوازا۔

"کیا ہو گیا بھئی!!!!حور کی بغل میں لنگور ہو یا لنگور کی بغل میں حور ایک ہی بات ہی۔ذرا سی ادلا بدلی ہی تو کی ہے بس۔"

وہ اپنی بات کی صفائی پیش کرتا مسلسل عالم کی کرسی کے پیچھے دیکھ رہا تھا جہاں وہ کنفیوز کھڑی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں الجھا رہی تھی۔

"پر میں نے اس دھرتی پر بلکہ اپنے ہوم سویٹ ہوم میں ہی دیکھی ہے ایک حور"!!!!

اس کے تسلسل سے ایک ہی طرف دیکھنے پر تینوں بھائیوں کی گردنیں بھی میکانکی انداز میں اسی طرف گھومی تھیں جہاں وہ رات والی اجنبی لڑکی کھڑی تھی اور پھر عالم کے علاوہ باقی سب کی گردنیں وہیں جم کر رہ گئیں تھیں۔

"سحری کرو وقت کم ہے اور آپ بھی آئیں سحری کریں ہمارے ساتھ۔"

تینوں بھائیوں کو تنبیہ کرنے کے بعد وہ سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھ کر بولا تو وہ ہلکا ہلکا لنگڑا کر چلتی طلال کے ساتھ ایک کرسی چھوڑ کر بیٹھ گئی تو طلال اسے سرو کرنے لگا۔

اپنی سحری سے فارغ ہونے کے بعد عالم وہاں سے اٹھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ ایک منٹ میں ہی وہ واپس آیا اور اس لڑکی کی کرسی سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔

"سنیں آپ۔۔۔۔"

وہ اسے کس نام سے پکارتا؟

"آبرو"!!!

اپنا نام بتا کر وہ اپنی نظریں پھر سے جھکا گئی۔

"آپ زخمی ہیں کافی۔ میں یہی کہوں گا کہ آپ روزہ مت رکھیں۔ ہمارا دین اتنا سخت نہیں۔ اگر پھر بھی رکھنا چاہیں تو یہ پین کلر لے لیں ابھی۔ باقی بات نماز کے بعد ہو گی۔"

وہ اسے دوائی پکڑا کر وہاں سے چلا گیا تو آبرو نے سر ہلا کر دوائی لے لی۔ سحری کے بعد چاروں بھائی برتن اٹھانے لگے تو آبرو بھی جھجکتی ہوئی اٹھی اور برتن اٹھانے لگی۔

"آبرو آپی آپ بیٹھی رہیں پلیز ہم کر رہے ہیں۔"

طلال نے اس کے ہاتھ سے برتن لے کر اسے واپس بیٹھا دیا۔

برتن سمیٹنے کے بعد سب اسے بتاتے نماز کے لئے چلے گئے تو وہ بھی گیسٹ روم میں آگئی۔

وضو کرنے کے بعد اسے باآسانی الماری سے جائے نماز مل گیا تھا۔

نماز ادا کر کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے۔

"یا اللہ تو بے نیاز ہے۔ تیرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ یا اللہ تو بے پرواہ ہے۔ میں تیرے سے کوئی گلا نہیں کر سکتی۔ میں کر ہی نہیں سکتی نہ ہی مجھے حق ہے۔ پر میرے مولا میں کہاں جاؤں۔ میرا تیرے سوا کون ہے اب۔ میرے محافظ ہی میرے لوٹیرے نکل آئے ہیں۔ میں کیا کروں کہاں جاؤں کس پر بھروسہ کروں۔ میرے مالک میری عزت کی حفاظت فرما اور مجھے درست راستہ دکھا آمین"!!!

دعا مانگ کر وہ اٹھی بیڈ پر نیم دراز ہو گئی۔

یوں ہی لیٹے لیٹے کب آنکھ لگی اسے علم ہی نہ ہو سکا۔

@@@@@

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

وہ مری کے زرخیز پہاڑوں میں بنے ڈھلوانی راستوں پر اپنی سوزوکی بائیک چلا رہا تھا۔اس کی بائیک کی دھیمی رفتار کو تب بریک لگی جب اسے سامنے ایک بڑے سے پتھر پر سفید چادر میں چھپی ایک لڑکی نظر آئی۔وہ تعجب زدہ ہوتا بے اختیار بائیک روک گیا۔بائیک رکنے کی آواز پر پتھر پر بیٹھی سفید چادر میں چھپی اس لڑکی نے گردن موڑے چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تو اس کی نم سیاہ آنکھیں دیکھ کر اسے مزید حیرت ہوئی۔نہ جانے کس جذبے کے تحت وہ بائیک ایک طرف کھڑی کرتا اس کے قریب رکھے پتھر پر بیٹھ گیا۔

اس کے یوں قریب بیٹھنے پر وہ چہرہ اس کی طرف موڑ گئی۔نقاب سے بے پرواہ چہرہ دل موہ لینے کی حد تک خوب صورت نہ تھا پر نہ جانے اس عام سے چہرے میں ایسی کون سی کشش تھی جو اس شہزادے کو اپنے ساتھ باندھ گئی تھی۔

"اتنی شام میں یہاں کیا کر رہی ہو اور رو کیوں رو رہی ہو"

اس کے نرمی سے پوچھنے پر اس کی کالی گھٹاؤں سی آنکھوں سے مینا برسنا شروع ہو گیا۔اسے یوں روتے دیکھ وہ بوکھلا گیا۔

"ارے ارے رو تو مت لٹل گرل"!!!!

وہ واقعی نہیں جانتا تھا وہ چھوٹی سی لڑکی کیوں رو رہی تھی۔

"مم۔۔۔۔مجھے بھوک لگی ہے"!!!!

وہ روتے روتے سفید چادر کے ایک پلو سے ناک صاف کرتی بولی تو مقابل کے چہرے پر بے یقینی کے بادل چھا گئے۔اب یہ بدل اس کی حرکت کی وجہ سے چھائے یا بات کی وجہ سے یہ معلوم نہ تھا۔

"تم روزہ افطار کرنے کے بعد بھوک لگنے کی وجہ سے رو رہی ہو؟"

اس کے سوال پر اس نے سوں سوں کرتے گھور کر اسے دیکھا۔

"آپ نے روزہ افطار کر لیا؟"

وہ الٹا اس سے سوال کر گئی تو وہ الجھتا ہوا سر اثبات میں ہلا گیا۔

"آپ نے افطاری میں کتنی چیزیں کھائیں؟"

وہ ایک اور سوال داغ گئی۔

"سات"

کچھ سوچنے کے بعد اس نے جواب دیا اور مقابل کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں مزید مایوسی چھا گئی تھی۔

"میں نے اور اماں نے افطاری میں صرف پانی پیا۔ گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں۔

اپنے غم کی داستان سناتی وہ گھٹنوں میں منہ چھپا کر رو دی۔ کچھ دیر رو لینے کے بعد بعد اس نے سر اٹھایا تو وہاں کوئی بھی نہ تھا۔

"غریبوں کے دکھ کی داستان بھی کوئی نہیں سنتا"

وہ نم آواز میں بڑبڑادی۔

اسے وہیں بیٹھے کچھ وقت مزید گزر گیا۔ رات کی سیاہی پھیل رہی تھی۔ اس نے سرد آہ خارج کی اور گھر واپس جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ابھی وہ اٹھی ہی تھی جب وہ پھر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"یہ لو یہ پکڑو"!!!!

طالم نے اپنے ہاتھ میں پکڑا بڑا سا شاپر اس کے آگے کیا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"پکڑو"!!!

اس نے دوبارہ زور سے کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی وہ شاپر اس کے ہاتھ سے پکڑ گئی جو کافی وزنی تھا۔

"کام کرنا چاہو گی؟"

طالم نے پوچھا تو وہ بغیر سوچے سمجھے ہاں میں سر ہلا گئی۔

"نام کیا ہے تمہارا؟؟؟"

طالم کو اب یاد آیا کہ اس کا نام تو پوچھنا بھول ہی گیا تھا وہ۔

"نن۔۔۔نیہال"!!!

وہ گھبراہٹ میں تھوڑا اٹک کر بولی تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

"یہ کیسا نام ہوا نن۔۔۔نیہال"

اس نے یوں ہی توڑ کر اس کا نام ادا کیا تو نیہال خامخواہ شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

نہیں۔۔۔میرا نام۔۔۔نیہال ہے۔"

اب کی دفعہ اس نے بہت سوچ سمجھ سے کام لیا۔

"اوکے نیہال تم کل افطاری کے بعد نہیں تب زیادہ لیٹ ہو جائے گا ایسا کرنا تم ظہر کی نماز کے بعد اسی جگہ پر آ جانا میں تمہیں تمہارا کام بتا دوں گا اب جاؤ اپنے گھر اللہ حافظ۔"

اپنی بات ختم کرنے کے بعد وہ ایک منٹ بھی نہ رکا اور اپنی بائیک پر بیٹھ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

نیہال نے ہاتھ میں پکڑے شاپر میں دیکھا تو کھانے کا سامان تھا۔اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔

وہ دوبارہ اس راستے کی طرف دیکھنے لگی جہاں سے طالم گیا تھا۔اسے یہ سب خواب لگ رہا تھا۔ بھلا کوئی کیوں اس کی مدد کرتا؟؟اس نے ایک نظر آسمان پر ڈالی جہاں سیاہی پھیلتی جا رہی تھی پھر ہر سوچ دماغ سے جھٹک کر گھر کی طرف جانے والے راستے پر چلنا شروع ہو گئی۔ کھانے کی چیزیں دیکھنے کے بعد بھوک نے مزید شدّت اختیار کر لی تھی۔

@@@@@

وہ یونیورسٹی سے واپس آرہا تھا جب ایک بچہ بھاگتا ہوا اس کی گاڑی کے آگے آگیا۔ اس نے بہت مشکل سے گاڑی کنڑول کی۔ گاڑی روک کر وہ دروازہ کھول کر باہر بھاگا تو ڈھائی تین سالہ بچا سڑک پر بیٹھا رو رہا تھا۔

وہ باہر نکلا ساتھ ہی ایک لڑکی بھاگتی ہوئی وہاں آئی۔

"حمین میری جان"!!!

وہ بچے کو گود میں اٹھا کر چومتی جا رہی تھی جب کہ بچہ مسلسل رو رہا تھا۔

"ایکسکیوز می مس"!!!!!

اس کی پکار پر اس لڑکی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

اس کے چہرے کی طرف دیکھتے فہام کھو سا گیا۔

وہ بہت خوب صورت تھی۔ غزالی آنکھیں، چھوٹی سی ناک چھوٹے سے گلابی ہونٹ اور بھرے بھرے گال سرخ و سفید رنگت۔ سب سے زیادہ جس چیز نے فہام کو اٹریکٹ کیا وہ تھی اس کے چہرے سے ٹپکتی معصومیت۔ وہ بہت معصوم سی لگ رہی تھی۔

بچے کو اپنے ساتھ لگا کر چومنے کے ساتھ ساتھ وہ روتی ہی چلی جا رہی تھی۔ رونے کی وجہ سی اس کی چھوٹی سی ناک بھی سرخ پڑ چکی تھی۔

"جی؟؟؟"

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"آئی تھنک ہمیں اسے ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہئے اسے گرنے کی وجہ سے شاید کوئی چوٹ لگی ہے تبھی اتنا رو رہا ہے۔ ویسے یہ ہے کون آئی مین اس کی ماما کہاں ہیں؟؟؟؟"

ایک تو فہام دی گریٹ کی دراز زبان!!!!

"یہ میرا بیٹا ہے!!! اور آپ سہی کہہ رہے ہیں مجھے واقعی اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا چاہئے"!!!

اس کی پہلی بات سنتے فہام کو تو سکتا ہی ہو گیا۔ وہ سوچ ہی نہیں سکتا تھا اتنی پیاری سی چھوٹی سی نظر آنے والی لڑکی شادی شدہ اور ایک بچے کی ماں بھی ہو سکتی ہے۔

اس کی فیلنگز پر تو جیسے کسی نے بالٹی بھر ٹھنڈہ ٹھار پانی پھینک دیا تھا۔

"افسوس مت کر فہام خوش ہونا شکرے انسان!!! اللہ نے تجھے گناہ سے بچایا ہے۔

رمضان میں بچیاں دیکھنے سے گناہ ملتا ہے گناہ۔"

خود کو تسلی دیتا وہ واپس گاڑی میں بیٹھ گیا۔

وہ گاڑی وہاں سے نکال رہا تھا جب وہی لڑکی سڑک کنارے نظر آئی۔وہ بچہ اس نے کندھے سے لگا مسلسل رو رہا تھا جسے سمبھالنے کے چکر میں وہ ہلکان ہو رہی تھی۔

وہاں کھڑی وہ شاید ٹیکسی کا انتظار کر رہی تھی۔فہام گاڑی اس کے قریب لے گیا۔

"بے بی بہت رو رہا ہے آئیں میں آپ کو ہوسپٹل لے چلتا ہوں ویسے بھی غلطی میری ہے میری گاڑی کے آگے آیا آپ کا بچہ۔آجائیں پلیز انکار مت کریے گا میں ایک شریف انسان ہوں!!!"۔اس نے گاڑی کا شیشہ نیچا کرتے اسی لڑکی سے کہا تو وہ ایک منٹ کے لئے کچھ سوچتی ہاں میں سر ہلا گئی۔

فہام نے فرنٹ ڈور کھولا تو وہ اپنے بچے کو لے کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

بھیا اس دفعہ افطاری نہیں کروائیں گے ہم کیا؟"

صوفے کے ساتھ ٹیک لگا کر نیچے زمین پر بچھے قالین پر بیٹھے طلال نے سوال کیا۔

ظہر کی نماز کے بعد وہ سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ طالم اور فہام اپنے اپنے موبائلوں میں لگے ہوئے تھے۔ عالم اپنے آفس کا کام کر رہا تھا اور طلال اپنے کالج کا کام۔

"کروائیں گے بیٹا۔ پر کچھ دن بعد۔ ابھی کچھ ضرورت مند ہیں میری نظر میں پہلے ان کی مدد کریں گے ہم۔ ہمارے ہم پلہ دوست احباب خود سے اپنا پیٹ بھر سکتے ہیں۔ ان کو گھر بلا کر افطاری کروانے سے بہتر یہ ہے کہ پہلے ان لاچار اور ضرورت مند لوگوں کی ضرورت پوری کی جائے جن کا اور کوئی وسیلہ نہیں۔ روزہ ہمیں غریب کی بھوک کا احساس دلاتا ہے۔ ہمیں دنیاوی دکھاوا نہیں دیکھنا۔ ہمیں اپنی آخرت آسان کرنی ہے۔ دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کر کے۔ اللہ نے اگر ہمیں دیا ہے تو اسے پاس رکھنے سے وہ زیادہ نہیں ہو گا بلکہ اس کی ضرورت مند مخلوق میں تقسیم کرنے سے اس میں برکت پیدا ہو گی۔

ہم گھر پر افطاری کروانے کی بجائے مسجد میں کروادیں گے اس سے زیادہ ثواب حاصل ہو گا۔"

عالم بہت نرم اور حلیم انداز میں انہیں سمجھا رہا تھا۔تینوں بھائی اپنے اپنے کام روک کر پوری دل جمعی سے اس کی بات سن رہے تھے۔

"آپ بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں بھیا"!!!!

طالم کی بات پر عالم نرمی سے مسکرا دیا۔

"بھیا ہمیشہ سب کچھ ٹھیک کہتے ہیں۔میرے بھیا دنیا کے بیسٹ سے بھی بیسٹ بھیا ہیں"!!!

طلال لاڈ سے مان بھرے لہجے میں بولا تو عالم مسکرا کر اس کے بال بکھیر گیا۔

"نہیں تو ہم سوتیلے ہیں کیا؟؟ ہمیں کیا کوڑے کے ڈھیر سے اٹھا کر لایا گیا تھا؟؟؟؟"

فہام کے یوں بے یقینی سے پوچھنے پر عالم نے مسکرا ضبط کرتے نفی میں سر ہلایا جب کہ باقی دونوں اس کی نوٹنکی پر سر جھٹک گئے۔

عالم کی نظر اچانک ڈرائنگ روم کے دروازے پر پڑی جہاں آبرو کھڑی آنکھیں میں حسرت لئے ان چاروں کو دیکھ رہی تھی۔

عالم نے چونک کر اس کے گرد لپٹی اپنی چادر دیکھی۔

"اندر آجائیں"!!!!

وہ جو آنکھوں میں حسرت لئے انہیں محبت سے باتیں کرتے دیکھ رہی تھی عالم کی بھاری آواز پر چونک اٹھی۔

"جج۔۔۔جی میں؟؟؟"

وہ ایک دم پزل ہو گئی اتنے مردوں میں۔

"جج۔۔۔جی آپ"!!!

فھام اسی کے انداز میں بولا تو عالم نے اسے سخت گھوری سے نوازا جس پر وہ سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

وہ دھیرے دھیرے قدر اٹھاتی آگے بڑھی اور عالم کے اشارے پر سامنے پڑے سنگل صوفے پر ٹک گئی۔

"آپ کہاں سے آئی ہیں اور یہاں تک کیوں اور کیسے پہنچی!!! مجھے سب کچھ سچ سچ سننا ہے"!!!

عالم نے سنجیدہ آواز میں دوٹوک الفاظ میں حکم سنایا تو وہ حلق تر کرتی اثبات میں سر ہلا کر بولنا شروع ہو گئی۔

@@@@@

آبرو ہاشم، سید ہاشم اور ستارا ہاشم کی اکلوتی اولاد تھی جسے انہوں نے بہت لاڈ سے پالا تھا۔

"ماما پاپا آپ لوگ جلدی آیئے گا میں آپ لوگوں کے بغیر اتنے دن نہیں رہ سکتی جانتے ہیں نا آپ"!!!!

آبرو ہاشم کے بازو میں اپنا بازو ڈالے لاڈ سے بولی تو وہ ہنستے ہوئے اس کا ماتھا چوم گئے۔

"ہم جانتے ہیں ہمارا بچا ہمارے بغیر اتنی دیر نہیں رہ سکتا پر میری جان ہم اللّٰہ کے گھر جا رہے ہیں۔ ہمیں خوشی خوشی رخصت کرو۔ اگر آپ کے پیپرز نہ ہوتے تو کبھی آپ کو اکیلا نہ چھوڑ کر جاتے۔ پر اللّٰہ کے گھر سے ہمارا بلاوا آیا ہے۔ ہمیں تو جانا ہی ہے نا"!!!!

وہ اسے بازوؤں کے گھیرے میں لئے باہر کی طرف بڑھے۔

وہ دونوں میاں بیوی عمرے کے لئے جا رہی تھے۔

آبرو کے پیپرز تھے اس لئے وہ اپنے چچا کے گھر رک رہی تھی۔

"بھائی صاحب کردی ناغیروں والی بات !!!اکیلی کہاں ہے آبرو بیٹی ہم سب ہیں نا اس کے ساتھ۔آپ اسے کسی غیر کے پاس نہیں چھوڑ کر جا رہے جو یوں پریشان ہو رہے ہیں۔ بلکل مطمئن ہو کر جائیں آپ۔آبرو اپنے گھر میں ہی ہے۔کیوں آبرو بیٹی ؟؟؟"

وہ مسکرا کر شکوہ کرتے آخر میں آبرو سے پوچھنے لگے تو آبرو مسکرا کر ہاں میں سر ہلا گئی۔

تھوڑی دیر بعد آبرو سے ملتے وہ ایئر پورٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔

"آبرو چلو کہیں باہر چلتے ہیں"!!!

روحان نے لاؤنج میں بیٹھی آبرو سے کہا وہ وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"سوری روحان مجھے اپنے پیپر کی تیاری کرنی ہے ایکسکیوز می پلیز"!!!

وہ کنی کترا کر نکل گئی تو روحان لب بھینچ کر رہ گیا۔یہ لڑکی ہر بار روحان کو انکار کر کے اس کی انا کو ٹھیس پہنچا جاتی تھی۔

"میں اس کے چاچو کا بیٹا ہوں کوئی غیر تھوڑی جو اس کو کھا جاؤں گا"!!!!

ایسا روحان کا کہنا تھا لیکن آبرو نے روحان کی لاکھ کوشش کے باوجود بھی اسے کبھی لفٹ نہ کروائی۔

وہ ابھی سے ہی اپنے ماما پاپا کو مس کر رہی تھی۔ کمرے میں آکر اس نے کتاب پکڑی اور صوفے پر بیٹھ گئی۔ پڑھتے پڑھتے کب آنکھ لگی اسے پتہ ہی نہ چلا۔

اس کی آنکھ ملازمہ کے جھنجھوڑنے پر کھلی۔

"غضب ہو گیا بی بی جی غضب ہو گیا!!! ارے آپ کا تو سب کچھ ختم ہو گیا جی"!!!

ملازمہ روتی ہوئی بین کر رہی تھی۔

آبرو اس کے یوں رونے پر گھبرا اٹھی۔

"کیا ہو گیا ہے اس طرح رو کیوں رہی ہو اور میرا کیا ختم ہو گیا؟؟؟"

وہ ناسمجھی سے پوچھتی اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

"ایئرپورٹ جاتے ہوئے راستے میں ایک ایکسیڈنٹ میں آپ کے والدین اور ڈرائیور کا انتقال ہو گیا ہے جی۔ میتوں کو گھر لیا جا رہا ہے۔ آپ یتیم ہو گئیں بی بی جی"!!!!

ملازمہ کی بات پر دھڑ دھڑ کر کے ساتوں آسمان ایک ساتھ اس کے سر پر ٹوٹ پڑے۔

"کیا بکواس کر رہی ہو۔ ہوش میں تو ہو؟؟؟"

وہ اس پر دھاڑی۔ صوفے سے اپنا دوپٹہ پکڑا اور کمرے سے باہر بھاگی۔ سیڑھیاں اترتے ہوئے اس کے پیر لرز رہے تھے۔ اتنے میں اسے ایمبولینس کا سائرن سنائی دیا۔

دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ وہ لاؤنج میں آئی تو اس کے چچا بیٹھے رو رہے تھے۔ روحان کی آنکھیں بھی نم تھی۔

اسے دیکھ کر اس کے چچا اٹھے اور اسے گلے لگا کر رونے لگے۔

"صبر کرو میری بچی صبر کرو۔ وہ اللہ سے اتنی ہی عمر لکھوا کر آئے تھے۔"

چچا اسے ساتھ لگا کر دلاسے دے رہے تھے۔ اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ اتنی دیر میں ڈیڈ باڈیز کو لاؤنج میں لے آیا گیا۔

وہ لرزتے قدموں سے آگے بڑھی۔ کانپتے ہاتھوں سے ایک وجود کے اوپر سے چادر ہٹائی۔

اس کے باپ کا کچھ دیر پہلے والا تروتازہ اور ھنستا مسکراتا چہرہ اس وقت خون میں لت پت اس کے سامنے تھا۔

اس کے دونوں ہاتھ بے ساختہ اپنے ہونٹوں پر گئے۔ آنکھوں میں بے یقینی لئے وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

ہمت کرتے اس نے دوسرے وجود کے چہرے سے کپڑا اٹھایا۔ ہر وقت مسکراتا اس کی ماں کا چہرہ خون سے سرخ تھا اور مسکراتی آنکھیں بند تھیں۔ لبوں پر قفل تھا۔

اب کہ وہ رک نہ سکی۔ اس کی چیخوں سے پورا گھر گونج اٹھا۔ یوں ہی چیختے روتے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی چلی گئی۔

@@@@@@

ہفتہ گزر چکا تھا اس کے ماں باپ کو اس دنیا سے گئے پر وہ تھی کہ اس دنیا سے ہی غافل ہو گئی تھی۔

وہ ساکت آنکھیں لئے بیٹھی تھی۔اس کے کانوں میں اب تک چچا کے الفاظ گونج رہے تھے۔

"مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا۔جتنی جلدی اس حقیقت کو تسلیم کرلو اتنا ہی اچھا ہے۔جمعے کو تمہارا نکاح ہے روحان کے ساتھ۔اپنے ذہن کو تیار کرلو اچھے سے۔انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔"

چچا کے دوٹوک الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔ماں باپ کی وفات کے بعد جس طرح چچا سخت دل ہو کر اپنا رویہ بدل چکا تھا اس نے سوچ لیا تھا وہ انکار نہیں کرے گی۔ چپ چاپ سر جھکا کر ساری زندگی گزار دے گی۔اس قدر دل برداشتہ ہو چکی تھی وہ !!!!

وہ یوں کر بھی گزرتی اگر ایک بھیانک حقیقت اس کے سامنے نہ آتی۔

وہ چچا کو اقرار کا پیغام دینے ان کے کمرے میں گئی تھی جب اندر سے آتی آوازں نے اس کے قدم جما دیے۔

"اگر میں ہاشم کو نہ مرواتا تو اس کی جائیداد کیسے حاصل کرتا۔ہاشم کی ساری جائیداد کی اکلوتی وارث ہے آبرو!!!اب آبرو میری بہو بنے گی تو ساری جائیداد خود بخود میرے پاس آجائے گی"!!!

یہ چند الفاظ اس کے پیروں تلے سے زمین نکال گئے تھے۔

وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اس کے متعلق روحان کے ارادے نیک نہ تھے اس لئے اس رات وہاں سے بھاگ آئی پر چوکیدار نے اسے بھاگتے ہوئے دیکھ لیا اور یوں سب سے بچتی بچاتی وہ کریم مینشن پہنچ گئی۔

@@@@@

"آپی پلیز آپ روئیں مت!!!ایسے آپ کے ماما پاپا کی روح کو تکلیف پہنچے گی۔"

وہ جو اپنے اوپر بیتے ظلم کی داستان سنا کر رو رہی تھی طلال کی بات کر تڑپ کر اس کی طرف دیکھنے لگی.

"آپ پریشان مت ہوں برا کرنے والے کے ساتھ کبھی اچھا نہیں ہوتا۔"

ہر وقت شریر بنا فھام بھی اداس اور دکھی ہو گیا تھا۔

"بیشک مقافات عمل اٹل ہے۔آپ پریشان مت ہوں"!!!!

طالم نے بھی فہام کی بات کی تاعید کی۔

تب سے خاموش بیٹھے عالم نے گلہ کھنکار کر بات کا آغاز کیا

"جو کچھ بھی آپ کے ساتھ ہوا بہت برا ہوا اور مجھ سمیت ہم سب کو اس کا بہت افسوس ہوا۔ہم آپ کی مدد ضرور کریں گے۔انویسٹیگیشن کروائیں گے اور اصل قاتل کو بھی پکڑوائیں گے۔"

عالم کی بات پر آبرو نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے دائیں ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پر جمائے اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

آبرو کو ان چاروں بھائیوں کی آنکھوں میں ایک چیز مشترک نظر آئی تھی۔

عزت!!!!ان سب کی آنکھوں میں اس کے لئے عزت تھی۔حیا تھی۔

"اب آپ اپنے کسی جاننے والے کا نمبر پتا بتائیں تاکہ ہم آپ کو باحفاظت ان تک پہنچا سکیں۔"

عالم کی بات پر پھر سے اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو برسنا شروع ہو گئے۔

"کیا ہوا آپی؟؟؟"

طلال نے پریشانی سے پوچھا تو وہ بے بسی سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔

"ددیال کا بتا چکی ہوں اور میرا ننیل یہاں نہیں ہوتا۔ سب امریکا رہتے ہیں۔ مجھے کسی کا نمبر نہیں آتا۔"

وہ ہر طرح سے بے بس تھی۔

اس کی بات پر عالم کی پیشانی پر تفکر کے بادل چھائے جب کہ باقی تینوں نے نظروں کا تبادلہ کیا۔

"دیکھیں آبرو ہم آپ کی پریشانی سمجھ سکتے ہیں پر آپ بھی جان چکی ہیں کہ اس گھر میں صرف ہم چاروں بھائی رہتے ہیں۔ ہمارے گھر کوئی خاتون نہیں موجود۔ بغیر کسی رشتے کے آپ کا یوں ہمارے درمیان رہنا مناسب نہیں۔"

بات تو عالم کی بھی سولہ آنے درست تھی۔

وہ جانتی تھی وہ سہی کہہ رہا تھا۔اس کا دل کیا دھاڑیں مار مار کر روئے۔ اس کا عارضی مگر قابل یقین ٹھکانا بھی چھننے والا تھا۔

فھام نے اسے غور سے دیکھا۔وہ لڑکی اسے پہلی نظر میں ہی جنت کی کوئی حور ہی لگی تھی۔ اس نے بہت کم لڑکیاں ایسی دیکھی تھیں خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بلا کی معصوم بھی نظر آتی تھیں۔اس کی آواز بھی بہت پیاری تھی۔بہت کومل سی!!!

اس نے طالم کی طرف دیکھا تو وہ بھی اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا تم بھی وہی سوچ رہے ہو جو میں سوچ رہا ہوں؟"

اس نے چمکتی آنکھوں سے طالم سے سوال کیا تو وہ زور و شور سے اثبات میں سر ہلا گیا۔

عالم کے آفس میں اچانک کوئی مسلہ بن گیا تو اسے ایمرجنسی میں کہیں جانا پڑ گیا اسی لئے فیصلہ فلحال تاخیر پا گیا۔

عالم کے جانے کے بعد وہ اسے یاد آیا کہ اس نے اس لڑکی کو ظہر کے بعد آنے کا کہا تھا۔یاد آتے ہی وہ گھر سے نکل آیا۔

اپنی سوزوکی بائیک پر وہ دس منٹ میں ہی مطلوبہ جگہ پر تھا۔

کل کی طرح آج بھی وہ لڑکی سفید چادر لئے ایک بڑے پتھر پر بیٹھی تھی۔اس کی بائیک کی

آواز سنتے اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر سے سر جھکا گئی۔

اپنی بائیک روک کر ایک طرف کھڑی کرتا وہ اس کے سامنے پڑے پتھر پر بیٹھ گیا۔

"نہال!!! یہی نام تھا تمہارا رائٹ؟؟؟"

اس کے سوال پر وہ دھیرے سے سر ہلا گئی۔

"اسکول پڑھی ہو؟؟؟"

ایک اور سوال جس پر وہ پھر سے سر ہلا گئی۔

"اردو اور انگلش دونوں لکھ اور پڑھ لیتی ہو؟؟؟"

اس سوال پر پھر سے سر ہلا دیا۔

"زبان ہے منہ میں؟؟؟"

اس کے عجیب سے سوال پر وہ پزل ہوتی سر ہلا گئی۔

"منہ کھول کر زبان دکھاؤ اپنی"!!!

اس کے حکم پر وہ ہونق بنی منہ کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی کھول گئی۔

"گڈ!!!زبان تو ہے تمہارے پاس پھر اس کے استعمال پر ایسا کون سا خزانہ خرچ ہوتا ہے جو اسے ہلا جلا نہیں رہی تم۔یوں ہی بیکار پڑے پڑے اگر اس کو زنگ لگ گیا تو پھر کیا کرو گی"!!!!

اس کی بات پر وہ بری طرح خجل ہوئی۔

"میں استعمال کرتی ہوں زبان"!!!!

وہ خجل ہوتی اپنی صفائی دینے کی خاطر بول پڑی تاکہ اسے علم ہو سکے کہ وہ زبان استعمال کرتی ہے۔

"ارے واہ تم تو بولتی بھی ہو"!!!

وہ یوں پر جوش ہو کر بولا جیسے پہلی دفعہ کسی کو بولتے ہوئے دیکھا ہو۔

"اللہ نے زبان دی ہے تو بولوں گی ہی نا۔اگر گونگی ہوتی تو کل بھی نہ بولتی۔"

وہ براہی مان گئی تھی اس کی بات کا۔

"میرا اندازہ بلکل ٹھیک۔۔۔۔۔۔نہیں تھ!!!!۔تم صرف بولتی نہیں بلکہ ٹھیک ٹھاک بول لیتی ہو۔میں تو تمہیں ایسے ہی اللہ میاں کی گائے سمجھ بیٹھا تھا۔"

اس کی بات پر نہال نے سر اٹھا کر خفگی سے اس کی آنکھوں میں جھانکا تو نظروں کے اس گہرے ٹکراؤ پر طالم کا دل زوروں سے دھڑک اٹھا۔

"چپ بلکل چپ!!!خاموش!!!پٹوائے گا کیا۔روزے کی حالت میں کون ایسے ٹھرک پر اترتا ہے یار"!!!!

وہ اپنے دھک دھک کرتے دل کو ڈپٹنے لگا تو نہال نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟میں سمجھی نہیں"!!!

اس کے سوال کرنے پر وہ سر میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

"شکر کہ نہیں سمجھی۔اگر سمجھ جاتی تو اس وقت تمھارے ہاتھ ہوتے اور میری گردن!!!!"

اس کی بات پر نہال آنکھیں پھیلا کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"کیا مطلب؟؟؟"

وہ واقعی اس انسان کی باتیں نہیں سمجھ پا رہی تھی۔

"باقی سارے مطلب چھوڑو بس اپنے مطلب کی بات کرو تم!!!کام کرنا چاہتی ہو؟؟؟ ایسا کام جس میں گھر بیٹھے عزت سے کما سکو؟؟؟"

اب کہ وہ سنجیدہ ہو کر مستفسر ہوا تو نہال بے بسی سے مسکرا دی۔

"جس لڑکی کے سر پر بوڑھی اور لاچار ماں کے سوا کسی کا سایہ نہ ہو اور گھر میں فاقے کٹ رہے ہوں تو عزت سے ملتی روزی کو کیوں انکار کرے گی وہ؟؟؟"

اس کے لہجے کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں سے بھی کرب اور بے بسی جھانک رہی تھی۔

"کتنا پڑھی ہو؟؟؟"۔

اس کے سوال پر نہال نے سر سے پھسلتی چادر سہی کی۔

"ایف اے کیا ہے"!!!

اس کے جواب پر وہ اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔

"دیکھنے میں تو چھوٹی سی لگتی ہو۔ کیا عمرہ تمہاری؟؟؟"

وہ واقعی اسے میٹرک کی سٹوڈنٹ سمجھ رہا تھا۔

"انیس کی ہوں۔ کام کیا کرنا ہو گا مجھے؟؟؟"

وقت کو تیزی سے سرکتے دیکھ کر اس نے اپنے کام کا سوال پوچھا۔

"کام بہت آسان سا ہے۔ تمہیں اسائنمنٹ بنانی ہوں گی۔ ڈیٹا میں تمہیں دیا کروں گا۔ تمہیں بس نوٹس بنانے ہیں۔ کر لو گی؟؟؟"

اسے کام بتاتا وہ آخر میں سوال کر گیا۔

"جی کر لوں گی۔ پر یہ تو بہت تھوڑا کام ہے۔ کتنے پیسے ملیں گے اس کے؟"

وہ مایوس ہو گئی کیوں کہ اتنے سے کام کہ اتنے پیسے نہ ملتے جس سے گھر چل سکتا۔

"روز کا پانچ سو دے سکتا ہوں۔ کر لو گی اس میں؟؟؟"

نہال کی آنکھیں پھیل گئیں۔ اس کے لئے یہ پیسے بھی بہت سے بھی زیادہ تھے۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں؟؟؟"

وہ بے یقینی بھرے لہجے میں بولی۔

"تم ایک بات بتاؤ؟؟"

وہ سوال کے بدلے سوال داغ گیا۔

"جی؟؟؟"

وہ جواب دیتی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"تمہارا میرا مذاق والا کوئی رشتہ ہے کیا؟؟"

اس کے سوال پر نہال نے شرمندہ ہوتے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر میں کیوں مذاق کروں گا؟؟سچ کہہ رہا ہوں لڑکی اگر یہ آفر منظور ہے تو بتاؤ"!!!

وہ کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔عصر کی اذان ہونا شروع ہو چکی تھی۔

"جی مجھے منظور ہے۔"

وہ بہت اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوکے روز ظہر کے بعد اسی جگہ۔"

طالم کو یہ جگہ بہت مناسب لگی۔ یہاں کوئی زی روح نہ ہوتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی ان دونوں کو ساتھ دیکھے اور غلط سوچے۔

وہ لڑکا تھا اس کا کچھ نہ بگڑتا پر نہال کی عزت پر حرف آتا کیوں کہ ہمارے معاشرے کی یہی سوچ ہے۔ لڑکا بری الذمہ ہو جاتا ہے جب کہ لڑکی کی عزت پر کبھی نہ مٹنے والا داغ لگ جاتا ہے۔

"بہت شکریہ آپ کا"!!!

نہال کی مشکور آواز پر وہ سر ہلاتا اپنی بائیک کی طرف بڑھ گیا۔

پھر کچھ ہی سیکنڈز میں دھول اڑاتی بائیک نظروں سے اوجھل ہوتی چلی گئی۔

اس نے مسکرا کر سر اٹھاتے آسمان کی طرف دیکھا۔ بیشک اللہ بہترین وسیلے بنانے والا ہے۔

اس نے اپنی چادر اچھے سے سر پر جمائی اور اپنے قدم گھر کی طرف جانے والے راستے کی طرف بڑھا دیے۔

@@@@@

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا سونے کی تیاری میں تھا جب دروازہ ناک ہوا۔

"یس"!!!

اس کی اجازت ملتے ہی دروازہ کھلا اور طالم کمرے میں داخل ہوا۔اس کے بعد فہام اور پھر طلال۔

عالم نے سوالیہ نظروں سے ان تینوں کو دیکھا۔

"اس وقت تم سب وہ بھی ایک ساتھ!! خیریت؟؟"

عالم کے سوال پر تینوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

"بھیا ہم بیٹھ جائیں؟؟"

طلال نے پہل کی۔

"ہاں ہاں آؤ بیٹھو تم لوگ"!!!

اس کے کہتے ہی وہ تینوں بیڈ پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔

"بھیا گھر کتنا خالی خالی لگتا ہے نا"!!!

طالم کی بات پر عالم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"گھر چیزوں سے بھرا پڑا ہے پھر کس طرح خالی لگتا ہے؟؟؟"

وہ سمجھ نہ سکا اس سوال کا مقصد۔

"گھر چیزوں سے نہیں بلکہ انسانوں سے بھرا اور بسا کرتے ہیں"!!!

فھام نے پوری سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے بڑے بوڑھوں کی طرح کہا۔

"چار لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی گھر خالی کیسے لگتا ہے؟؟ لائک سیریسلی؟؟؟"

عالم کی بات پر فھام گڑبڑا گیا۔

بھیا آپ نے وہ مثال نہیں سنی کیا؟؟؟"

طلال کے سوال پر عالم نے اس کی طرف رخ موڑا۔

"کون سی مثال؟؟؟"

طلال گڑبڑا گیا۔

"بھیا آپ بتائیں نا"!!!

وہ طالم اور فہام کی طرف دیکھتا بولا۔

بھیا آپ نے سنا نہیں۔ وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ"!!!

وہ پرجوش ہوتا بولا تو باقی دونوں نے بھی زور و شور سے سر ہلایا۔

عالم ناسمجھی سے ان تینوں کو دیکھ رہا تھا۔

"اچھا تو پھر؟؟"

اس کے ناسمجھی بھرے سوال پر تینوں نے نظروں کا تبادلا کیا۔

"ہمارے گھر میں بھی تو کوئی وجود زن ہونا چاہئے نا!!!

طالم نے کہا تو باقی دونوں نے پھر زور و شور سے سر ہلایا۔

"ہاں نا!!! سوچیں بھیا جب کوئی لڑکی ہو گی ہمارے گھر تو ہمارے گھر بھی لال، نارنجی، سرخ، ہرے، نیلے، پیلے آنچل لہراتے نظر آیا کریں گے۔ چوڑیوں کی چھنکار سنائی دیا کرے گی۔ کوئل کی کوک جیسی سریلی آواز سننے کو ملا کرے گی۔ جب گھر داخل ہوں گے

تو ویرانی نہیں ملے گی بلکہ کوئی گھر کو بسانے اور سجانے والی انتظار میں ملا کرے گی۔اف کتنا مزہ آئے گا بھیا"!!!!

وہ جوش سے بول رہا تھا جب کہ باقی دونوں اس کی باتیں سنتے خیالوں میں کھوئے ہوئے تھے.

عالم حیران پریشان سا ان تینوں کی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

"اس سب کا مقصد؟؟؟"

اس کے سوال پر وہ تینوں بھائی ایک دوسرے کو دیکھتے اس کے مزید نزدیک آئے۔

"ہمیں بھابھی چاہئے بھیا!!!پیاری سی معصوم سی اور اچھی سی"!!!!

وہ تینوں کورس میں بولے تو عالم بوکھلا اٹھا۔

"سٹھیا گئے ہو کیا؟؟"

وہ بیچارہ اب اور کیا کہتا۔

"پلیز بھیا شادی کر لیں۔ ہماری ماں نہیں رہی آپ نے ماں اور باپ دونوں بن کر ہمیں پالا لیکن ہمیں اب کوئی ماں جیسی چاہیئے۔ پلیز بھائی مان جائیے نا"!!!

طلال کے ملتجی لہجے میں چھپی کسک عالم صاف محسوس کر سکتا تھا۔ وہ جتنا مرضی پیار کر لیتا لیکن ماں کی کمی بھلا کیسے پوری کر سکتا تھا۔

"اچھا چلو اگر میں مان بھی جاتا ہوں تو کہاں ملے گی ایسی لڑکی جس میں یہ ساری خوبیاں موجود ہوں۔"

وہ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھتا پر سکون لہجے میں پوچھنے لگا۔

"ہمارے بہت قریب ہے بھیا ذرا نظر تو گھمائیں"!!!

فہام شرارت بھرے لہجے میں بولا۔

"قریب سے تو بس تم تین نمونے ہی نظر آ رہے ہو۔ ویسے کس کی بات ہو رہی ہیں۔"

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔

"آبرو"!!!!

وہ آنکھیں پھیلا کر انہیں دیکھنے لگا جو بہت آرام سے آبرو کا نام لے گئے تھے۔

اور پھر پورے ایک گھنٹے بعد وہ آبرو کو منانے میں کامیاب ہو گئے تھے پر اس کے اس حکم کے ساتھ کہ:

"آبرو سے اجازت لو اور اس پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔"

وہ تینوں خوشی سے چیختے ہوئے عالم کے گلے لگے پھر آبرو کے کمرے کی طرف بھاگے اور نہ جانے کیسے پر اسے منانے میں بھی کامیاب ٹھہرے تھے۔

یوں ٹھیک دو دن بعد ان دونوں کا نکاح طے پا چکا تھا

@@@@@

انہوں نے ڈھولکی رکھی تھی آج گھر پر اس لئے وہ تینوں بھائی آج اپنے سب کام کاج چھوڑ کر گھر کی صفائیوں میں جتے ہوئے تھے۔ عالم آفس گیا تھا جب کہ آبرو کمرہ بند تھی۔ سحری بھی اس نے طلال سے اپنے کمرے میں منگوالی تھی۔

وہ تینوں بھائی سارا کام آپس میں بانٹ کر اپنے زمے لگا کام کرنے میں مصروف تھے۔

"ہائی اماں میری کمر!!!!!ظالموں کچھ تو خیال کرو میری کم سن جوانی کا"!!!

فہام ہاتھ میں جالا اتارنے والا برش پکڑے سٹول پر کھڑا ہو کر دہایاں دے رہا تھا۔

"عورتوں کی طرح بین کرنے بند کردو تم فہام۔یہ جس چیز کو تم کمر کہہ رہے ہو نا اس کو اگر ماپا جائے تو کمر نہیں کمرہ نکلے گا اور وہ بھی بڑا سا۔ اس لئے زیادہ نازک بننے کی ضرورت نہیں۔"

طالم کی بات پر فہام تڑپ اٹھا۔

"تم ویسے ہی کہہ دو بھائی کہ تم سے میرا حسن دیکھا نہیں جاتا بس"!!!!!

اس کی بات پر طالم طنزیہ نظروں سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگا۔

"کیا دیکھ رہا ہے۔نظر لگائے گا کیا؟؟"

وہ اسے یوں خود کو گہری نظروں سے اوپر سے نیچے تک دیکھتا پا کر پوچھنے لگا۔

"تمہارا حسن ڈھونڈ رہا ہوں جو کہیں سے بھی نظر نہیں آرہا۔"

طنزیہ انداز میں کہتا وہ کپڑا پکڑ کے ڈسٹنگ کرنے لگا۔

"کام بھی کرلیں آپ لوگ کب سے باتیں ہی کیے جا رہے ہیں بس!!!!"۔

ماربل کے فرش پر پوچا لگاتے طلال نے پل بھر کو رک کر تنک کر ان دونوں سے کہا پھر اپنے سابقہ کام میں مشغول ہو گیا۔

"گھر کے تیرہ باتھ روم کس نے رگڑ رگڑ کر صاف کیے ہیں؟؟ ہارپک کی سمیل میرے کپڑوں سے بھی آنے لگ گئی ہے اب تو جس قدر دل جمعی سے میں نے باتھ روم چمکائے ہیں۔ تو اب بھی مجھے کام چور کہہ رہا ہے؟؟؟"

طالم محلے کی فسادی آنٹیوں کی طرح ہاتھ نچا نچا کر بولتا طلال پر چڑھ دوڑا۔

"یہ جو اس بڑے سے کریم مینشن کی روشن دیواریں مزید صاف نظر آ رہی ہیں ان کے پیچھے کیا راز ہے؟؟ سارے کمروں، باتھ روموں، لاؤنج، کچن اور گیر آج کی دیواروں سے جالا کس نے صاف کیا؟؟ اس گھر کی ہر دیوار چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے "واہ کیا بات ہے فھام کی!!" اور تم کہہ رہے ہو کام بھی کر لیا کریں"!!!!

فھام جالے والا برش فرش پر پھینکتا دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے اس پر برس پڑا۔

وہ دونوں بیچارے تڑپ ہی تو اٹھے تھے اس سنگین الزام پر جب کہ طلال بیچارہ صدمے سے فرش پر گرے جالے کو دیکھ رہا تھا۔

اس نے ابھی پوچا لگا کر فرش صاف کیا تھا جو فہام نے برش پھینک کر گندہ کر دیا۔

اس نے گردن موڑی تو سامنے نظر آتے منظر پر اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ سامنے فرش پر ہارپک کی بوتل بڑی شان سے الٹی پڑی تھی۔ اس کی ساری محنت پر ہارپک پھر گیا۔

"بھیا"!!!!!

ان دونوں کی حرکتوں پر وہ بے بسی سے چلا اٹھا۔

لاؤنج کے دروازے میں کھڑے عالم نے نفی میں سر ہلاتے اپنے چھوٹے بھائیوں کو دیکھا۔

وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتی بیڈ پر آ بیٹھی جب دروازہ ناک ہوا۔

"ہم اندر آ سکتے ہیں؟"

طلال کی آواز پر وہ چونک اٹھی۔

"آجائیں"!!!

اس کی اجازت ملتے ہی تینوں بھائی ایک دوسرے کے آگے پیچھے کمرے میں داخل ہوئے۔

ان کے ہاتھوں میں موجود ڈبوں کو اس نے حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔

"یہاں بیڈ پر رکھ دیں؟؟"

فہام کے پوچھنے پر وہ سر ہلاتے تینوں ڈبے بیڈ پر رکھ گئے۔

آبرو نے ان تینوں کو ایک نظر دیکھا جو ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"یہ سب۔۔۔۔؟؟"

وہ ان چیزوں کے متعلق پوچھنے لگی۔

"ایکچولی میں۔۔۔ مطلب ہم تینوں آپ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں"!!!

طالم کی بات پر آبرو نے سر ہلا کر انہیں بات جاری رکھنے کی اجازت دی۔

"آپ کی عمر کیا ہے؟؟"

سوال طلال کی جانب سے آیا تھا۔

"تئیس سال"!!!

وہ دھیمے لہجے میں بولتی نظریں جھکا گئی۔

"ارے واہ مطلب آپ ہم دونوں سے چھوٹی اور طلال سے بڑی ہیں"!!!

فہام پرجوش ہو کر بولا تو وہ صرف مسکرانے پر اکتفا کر گئی۔

"لیکن آپ رشتے میں ہم سے بڑی ہیں۔ہم تینوں آپ کو بھابھی نہیں بلکہ آپی کہیں گے۔

جانتی ہیں کیوں؟؟؟"

فہام کے سوال پر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"ہماری کوئی بہن نہیں ہے۔ہمیں بچپن سے بہت شوق تھا بہن کا پر اس طلال نے سارا کام

خراب کر دیا۔ہائے کاش یہ پیدا نہ ہوتا اس لنگور کی جگہ اللہ ہمیں کوئی پیاری سی بہن دے

دیتا"!!!

طالم اہ بھر کر رہ گیا۔

"بھیا!!!!!میں عالم بھیا کو بتاؤں گا آپ نے مجھے لنگور بولا۔"

طلال کے چیخنے پر وہ بوکھلا گئی۔

"لنگور نہیں تو کیا حور بولوں تجھے۔ویسے شکل تو تیری واقعی لڑکیوں سے ملتی ہے پر افسوس تیری چوزے جیسی شکل پر صرف لنگور ہی فٹ آتا ہے۔"

طالم کی بات پر طلال صدمے سے شیشے میں نظر آتا اپنا عکس دیکھنے لگا۔

اس کے چہرے پر ابھی ٹھیک طرح داڑھی مونچھیں نہیں آئی تھیں اس لئے وہ دونوں بھائی اسے لڑکی کہہ کر چھیڑتے تھے۔

ان کی باتوں نے آبرو کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

"ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ۔۔۔۔"

اس سے پہلے طالم بات مکمل کرتا فھام اس کی بات کاٹ گیا۔

"تو رہنے دے میں بتاتا ہوں۔بات کچھ یوں ہے کہ ہمیں بہت شوق تھا ہماری بھی کوئی پیاری سی بہن ہوتی۔ہم اپنے ہاتھوں سے اس کی شاپنگ کرتے اس کے چھوٹے چھوٹے

کام کرتے اور ڈھیر ساری باتیں کرتے۔ماما کے بعد آپ ہمارے گھر میں آنے والی پہلی لڑکی ہیں۔ بڑی بھابھی ماں جیسی ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ کے لئے یہ لفظ سہی نہیں لگ رہا کیوں کہ آپ کو بھابھی نہیں اپنی بہن سمجھنا چاہتے ہیں۔بھابھیاں سب اچھی نہیں ہوتیں لیکن بہنیں سب بہت اچھی ہوتی ہیں۔ بھائیوں پر جان وارتی ہیں۔اس لئے ہم آپ کو بہن بنانا چاہتے ہیں۔ کیا ہم آپ کو آپی کہہ سکتے ہیں ؟؟؟"

فہام کی باتوں پر وہ آبدیدہ ہو گئی۔

"ہاں ضرور کیوں نہیں !!!میرے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کی اور کیا بات ہو گی۔"

وہ مسکرا کر بولی تو طلال چھلانگ لگا کر بیڈ پر چڑھ گیا۔

"آپی یہاں آئیں کچھ دکھانا ہے آپ کو۔"

طلال کے کہنے پر آبرو بیڈ پر بیٹھی تو طلال ایک ایک کر کے تینوں ڈبے کھولنے لگا۔

ڈبوں سے نظر آتی چیزیں دیکھ کر وہ ساکت رہ گئی۔

سب سے پہلے ڈبے میں سرخ اور سنہری رنگ کے امتزاج کا ایک بہت خوب صورت جوڑا تھا۔

دوسرے ڈبے میں سرخ آنچل اور سنہری جوتا جب کہ تیسرے ڈبے میں مہندی، کانچ کی چوڑیاں اور ایک مخملی سرخ ڈبہ تھا۔

فھام نے ہاتھ بڑھا کر وہ ڈبہ پکڑ کر کھولا تو اندر ایک بھاری سیٹ تھا۔

"یہ ہماری ماما کا زیور ہے۔ ہمیں ان کی ہر چیز سے بہت محبت ہے۔ آپ اپنے نکاح پر اگر یہ سب پہنیں گی تو ہمیں بہت خوشی ہو گی۔ ہم بہت محبت سے یہ سب لے کر آئے ہیں۔"

طالم کی بات کر وہ نم آنکھوں سے مسکرادی۔

"میں یہ سب ضرور پہنوں گی۔"

وہ مسکراتی ہوئی بولی تو تینوں بھائیوں کے چہرے کھل اٹھے۔

"ہم چلتے ہیں اب۔ آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو اسی وقت کہہ دیجئے گا ٹھیک ہے نا!!!"۔

فھام کی بات پر وہ سر ہلا گئی تو وہ تینوں کمرے سے نکل گئے۔

@@@@@

وہ پھولوں والی شاپ پر کھڑا پھول پیک کروا رہا تھا جب اس کی نظر اچانک اپنے پہلو میں پڑی۔

"ارے آپ یہاں !! کیسی ہیں آپ؟"

عنایا جو اپنے پھول پیک ہونے کا انتظار کر رہی تھی جانی پہچانی آواز پر گردن موڑ کے دیکھنے لگی جہاں اس دن والا لڑکا کھڑا تھا.

"سوری آپ کون؟ میں نے پہچانا نہیں"!!!

اس کی بات پر فہام ہونق بن کر اسے دیکھنے لگا۔

"ارے میں اس دن آپ کو اور آپ کے بیٹے کو ہوسپٹل لے کر گیا تھا بھول گئیں آپ ؟؟"

اس کی بات پر وہ الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے کوئی۔ایکسکیوز می"!!!!

دوٹوک الفاظ میں کہتی وہ اپنا پارسل پکڑ کر وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

"یہ کیا تھا!!!فھام دی گریٹ کو اتنی سی لڑکی چونا لگا کر چلی گئی۔"

فھام کی حیرت اور بے یقینی تھی کہ ختم ہی نہ ہو رہی تھی۔

"چل بیٹا نکل لے یہاں سے۔کوئی عزت ہی نہیں ہے تیری"!!!

وہ خود سے کہتا اپنا پارسل پکڑنے لگا۔

"ویسے اس معصوم چڑیل نے ایسا کیوں کیا؟؟؟"

اس کے ذہن میں یہ سوال اٹک کر رہ گیا تھا۔

اس نے گردن موڑ کر سڑک کی جانب دیکھا جہاں وہ رکشے میں بیٹھ کر اس کی آنکھوں سے اوجھل ہوتی چلی گئی۔

@@@@@

وہ اس مخصوص پتھر پر بیٹھی تھی۔اس کے ہاتھ تیزی سے پیپر پر چل رہے تھے۔ایک ہاتھ میں پین پکڑے تیزی سے پیپر پر گھسیٹتی دوسرے ہاتھ سے اپنے چہرے پر آئی

آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے اڑستی وہ پوری طرح اپنے کام میں مگن تھی جب وہ اسے دیکھتا اس کے سامنے والے پتھر پر بیٹھ گیا۔

"کتنا ہوا؟؟؟؟"

وہ ایک دم بولا تو اپنے کام میں پوری طرح مگن نہال چیخ اٹھی۔

"آہ"!!!!!

اس کے چیخنے پر اس کے ہاتھ سے پین چھوٹ کر نیچے زمین پر جا گرا۔

اسے اپنے سامنے دیکھ کر وہ اپنے دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ رکھتی خود کو نارمل کرنے لگی۔

نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم چیخی کیوں؟؟"

وہ واقعی حیران تھا اس کے بلاوجہ چیخنے پر۔

"آپ نے ڈرا دیا مجھے"!!!

وہ خفگی سے بولی تو وہ مزید حیران ہوا۔

"کیوں میری شکل گوریلے سے ملتی ہے کیا؟؟؟ یا میرے پیر الٹے ہیں؟؟؟ یا میرے جسم کے اوپر جن کی شکل لگی ہے جو تم مجھ سے ڈر گئی"!!!

وہ طنزیہ بولا تو وہ خوامخواہ شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

"نہیں وہ آپ نے ایک دم آواز دی تو میں ڈر گئی۔"

وہ بے چاری صفائی دینے لگی۔

"تو تمھارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میری آواز اس قدر خوفناک ہے کہ تمہاری چیخ نکل گئی؟؟؟"

اس کی بات پر وہ بوکھلا گئی۔

اتنی سی بات کو وہ کہاں سے کہاں لے گیا تھا۔

"میرے کہنے کا یہ مطلب بلکل نہیں تھا۔آپ غلط سمجھ رہے ہیں"!!!

وہ بے چارگی سے بولی تو طالم کو اس پر ترس آگیا۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

"اچھا دکھاؤ کتنا لکھا گیا۔"

اس کے کہنے پر وہ اپنی جان خلاسی ہونے پر شکر کرتی ہاتھ میں پکڑے پیپر زاس کے آگے کر گئی۔

"ارے واہ تمہاری رائٹنگ تو بہت خوب صورت ہے"!!!

اس کے یوں تعریف کرنے پر نہال کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"کیا سچ میں آپ کو پسند آئی؟؟"

وہ اشتیاق سے پوچھنے لگی۔

وہ پر جوش ہوتی سوال کرنے لگی تو طالم نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

"ہاں سچ میں !!!

اس کی بے تابی پر وہ مسکرا دیا۔

"مجھے بہت شوق ہے پڑھنے لکھنے کا"!!!

اس کی لہجے سے بھی صاف پتا چل رہا تھا۔

"پرپڑھتی کیوں نہیں آگے۔ تمہیں آگے داخلہ لیناچاہئے"!!!

اس کی بات پر نہال کی آنکھیں بجھ گئیں۔

"جس کے گھر میں کھانے کے لئے دو وقت کی روٹی نہ ہو وہ لکھائی پڑھائی کے اخراجات

کیسے پورے کرے"!!!

لہجے میں تلخی کے ساتھ بے بسی میں شامل ہو گئی تھی۔

"تم پڑھنا چاہتی ہو نا سچ میں؟؟؟"

وہ پھر سے یقین دہانی کرنے لگا۔

"جی میں سچ میں پڑھنا چاہتی پر میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔جب حالات ساتھ نہ دیں تو

دل کو مارنا پڑتا ہے"!!!

اس کے لہجے میں محسوس کی جانے والی بے بسی تھی۔

"اور اگر حالات ساتھ دینے لگیں تو؟؟؟"

اس کی سوال پر وہ چونک اٹھی۔

"اگر ایسا ہو جائے تو کون کافر پیچھے ہٹے گا"!!!

حالاں کہ وہ جانتی تھی ایسا ممکن نہیں کسی طور پر بھی۔

"کس سبجیکٹ میں انٹرسٹ ہے تمہیں؟؟؟"

وہ پیپر اس کے ہاتھوں میں واپس پکڑاتا پوچھنے لگا۔

"انگلش"!!!!

یہ اس کا پسندیدہ سبجیکٹ تھا۔

"او کے میں کل تو نہیں آسکوں گا۔ پرسوں آتے ہوئے انگلش کی بکس لے آؤں گا بی ایس کی۔ جب داخلے کھلیں گے تو تمہارا داخلہ بھی کروادوں گا۔ ابھی چلتا ہوں کیوں کہ میرے بھیا کی شادی ہے تو گھر پر کام ہیں بہت۔ یہ بیگ رکھ لو تمہارے لئے لایا ہوں۔ اللّٰہ حافظ"!!!

وہ اسے کہتا خود تو وہاں سے چلا گیا پر اسے حیرت میں ڈال گیا۔

"کیا میں سچ میں پڑھ سکوں گی؟؟؟"

وہ خود سے سوال کرتی بے یقین سی تھی۔

کریم مینشن میں رات کے اس پہر رونق اپنے عروج پر تھی۔رمضان کے مہینے کے احترام میں عالم انہیں ڈھولکی رکھنے سے سختی سے منع کر گیا تھا جس پر ان کا کہنا تھا کہ ڈھولکی نہیں بجا سکتے مہندی تو لگا سکتے ہیں نا۔

عالم نے انہیں انکار نہیں کیا تھا کیوں کہ وہ چاہتا تھا کہ اس کے بھائیوں کے دل میں کوئی ارمان رہ نہ جائے اس کی شادی کو لے کر۔ وہ اپنے تمام شوق پورے کر لیں۔

وہ تینوں بھائی لکڑی کا جھولا پھولوں سے سجا رہے تھے جہاں بیٹھ کر عالم اور آبرو کی رسم ہونی تھی۔

عالم کو کمرے سے نکلتے دیکھ کر فھام نے آنکھوں ہی آنکھوں میں طالم کو کوئی اشارہ کیا جسے سمجھ کر وہ سر ہلا گیا۔

"اوہ شٹ یار!!!!!اتنا اہم کام میں کس طرح بھول گیا"!!!!

طالم کی بلند آواز پر جہاں عالم اس کی طرف متوجہ ہوا وہیں باقی دونوں بھی اپنا کام چھوڑ کر اسے دیکھنے لگے۔

"کیا ہوا اب کون سا کام بھول گئے تم۔سب کچھ تو ہو چکا ہے یار"!!!

فھام لاپرواہی سے کہتا پھر سے سجاوٹ میں مصروف ہو گیا۔

"بتا بھی دیں بھیا کیا بھول گئے آپ؟؟"

طلال کے پوچھنے پر وہ عالم بھی اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"آبرو آپی کا مہندی والا ڈریس بھول گیا"!!!!

وہ سر کھجا کر بولتا طلال اور فھام کو آنکھیں پھیلانے پر مجبور کر گیا۔

"کیا!!!!!!!تم آبرو آپی کا ڈریس بھول گئے وہ بھی مہندی والا!!!!یعنی جو انہوں نے ایک گھنٹے کے بعد پہننا ہے وہ والا ڈریس بھول گئے تم"!!!

فھام کے چیخنے پر وہ سب ہڑبڑا گئے۔

"آبرو آپی کون سا ڈریس پہنیں گی اب بھیا۔ کتنے شوق سے سب کچھ سوچا تھا ہم نے اب کیا ہو گا۔ سب خراب ہو گیا بھیا"!!!

طلال دکھ سے بولا تو طالم شرمندہ ہو کر رہ گیا۔

"کیا ہو گیا ہے یار اگر نہیں آیا تو اب جا کر لے آؤ۔ اتنا پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔"

عالم تحمل سے بولا تو تینوں اسے دیکھ کر رہ گئے۔

"پریشان ہونے والی بات ہے بھیا۔ ابھی ہمارا سجاوٹ والا اتنا زیادہ کام پڑا ہے۔ کیسے مینیج ہو گا سب کچھ"!!!

فھام کے لہجے میں پریشانی ہی پریشانی تھی۔

"بھیا ہم کسی اور کو بول دیتے ہیں لانے کے لئے۔"

طلال کی بات پر فھام اسے گھورنے لگا۔

"کوئی اور کون لا کر دے گا؟؟؟'

اس کے سوال پر طلال کندھے اچکا کر رہ گیا۔

"اچھا پریشان مت ہو تم لوگ میں لے آتا ہوں جا کر۔"

عالم نے آسان سا حل پیش کیا۔

"کیا سچی بھیا؟؟؟"

ان تینوں کے چہروں پر چار سو چالیس والٹ کے بلب روشن ہو چکے تھے۔

"ہاں میں لے آتا ہوں ابھی جا کر۔"

عالم ان تینوں سے کہتا ٹیبل پر پڑی گاڑی کی چابی پکڑتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

"بھیا ساتھ جیولری بھی لے کر آئے گا میچنگ والی"!!!

طلال تیزی سے پیچھے سے آواز لگا گیا تو عالم نے سر ہلا دیا۔

عالم جیسے ہی لاؤنج سے نکلا وہ تینوں خوشی سے ناچتے جناتی قہقہے لگانے لگے۔

"دیکھا فھام دی گریٹ کا پلان!!!!ہائے دولہے میاں اپنی پسند سے اپنی ہونے والی دلہن کا جوڑا خریدیں گے اف کتنا رومانٹک لگ رہا ہے سننے میں ہی"!!!!

فہام پرجوش ہو کر بولا تو باقی دونوں سے تیزی سے سر ہلایا۔

"زندگی میں پہلی بار تونے کوئی عقل والی بات کی ہے فہام!!!آ جا میرا بھائی ایک جھپی اور ایک پپی تو بنتی ہے نا"!!!!

طالم خوشی سے کہتا اس پر جھپٹا تو فہام چیخنے لگا۔

"پیچھے ہٹ بے شرم انسان کیوں میری عزت خطرے میں ڈال رہا ہے"!!!

وہ چیختا ہوا اسے پیچھے دھکیل رہا تھا۔

"ہاہاہا فہام بھیا"!!!

اس کی حالت دیکھتا طلال زور زور سے ہنسنے لگا۔

"رک ذرا تجھے بتاتا ہوں۔"

فہام طالم کو پیچھے کرتا طلال پر جھپٹا تو اب چیخنے کی باری طلال کی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ تینوں زمین پر لیٹے پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے۔

@@@@@

وہ شیشے کے سامنے بیٹھی خود کو دیکھ رہی تھی۔

مسٹرڈ پیروں کو چھوتا فراک جس کی آستینیں دبکے کے کام سے بھری ہوئی تھیں پٹی پر ایک لائن میں بٹنز لگے تھے جب کہ باقی فراک سادہ تھا۔دونوں ہاتھوں میں گجرے پہن رکھے تھے۔کانوں میں بھی تازہ گلاب اور موتیے کے پھلووں سی بنی بالیاں پہن رکھی تھیں۔

کالی زلفوں کو چوٹی میں باندھ کر سر پر دوپٹہ جمائے ہر طرح کے سنگھار سے پاک وہ سادگی کی حسین مورت لگ رہی تھی۔

وہ نم نظروں سے اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔اسے اپنے ماں باپ شدت سے یاد آرہے تھے۔

"آپی"!!!

کمرے کا دروازہ ناک ہوا تو وہ چونک کر ہوش میں واپس لوٹی۔

"آجائیں"!!!

اس کی اجازت پر دروازہ کھلا اور تینوں بھائی اندر داخل ہوئے۔

"ماشاءاللہ آپی بہت حسین لگ رہی ہیں آپ"!!!

طلال اسے دیکھتے ہی بول اٹھا تو وہ دھیرے سے مسکرا دی۔

"عالم بھیا کی پسند کے جوڑے میں دمک رہی ہیں آپ" !!!!

فہام کی بات پر وہ پلکیں جھکا گئی۔

"تم لوگ کیا تنگ کر رہے ہو میری اتنی پیاری بہن کو۔ پیچھے ہٹو نظر لگاؤ گے کیا۔"

طالم ان دونوں سے کہتا آگے بڑھا۔

"چلیں آپی باہر چلتے ہیں اب۔ کچھ نیبرز کو انوائٹ کیا تھا ہم نے وہ آچکے ہیں۔ بھیا بھی تیار بیٹھے ہیں بس آپ کا انتظار ہے۔"

طالم کی بات پر وہ سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپی ہم آپ کے دیور نہیں بلکہ بھائی ہیں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے گا۔ ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے کوئی بھی مسلہ ہو آپ بس ایک دفعہ ہمیں پکار لیجئے گا ہم آپ کو مایوس نہیں کریں گے۔"

طالم کی بات پر وہ نم آنکھوں سمیت مسکرا دی۔

"میں جانتی ہوں"!!!

وہ مسکراتی ہوئی پاس کھڑے طلال کے بال بکھیر گئی۔

"چلیں اب؟؟"

فھام کے مستفسر کرنے پر وہ سر ہلاتی دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی ان کی پیروی میں کمرے سے باہر نکل گئی۔

جھولے پر بیٹھے عالم کی نظر جیسے ہی اپنے تینوں بھائیوں کے ہمراہ آتی اس حسینہ پر پڑی وہ بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوتا ٹکٹکی باندھے اسے دیکھنے لگا۔

"ابھی نکاح نہیں ہوا بھیا اس لئے ہماری بہن پر سے اپنی نظریں ہٹا لیجئے ورنہ ہماری برادرانہ غیرت جاگ جائے گی۔"!!!

فھام کی بات پر عالم نے اسے بھرپور گھوری سے نوازا۔

"آج کے دن بھی اپنی گردن میرے ہاتھوں میں دیکھنا چاہتے ہو؟؟؟"

عالم کی سنجیدہ آواز میں کہی بات پر وہ کھسیا کر رہ گیا۔

"مذاق کر رہا تھا بھیا"!!!

وہ کھسیانی ہنسی ہنس دیا۔ طلال کا ہاتھ پکڑے وہ دھیرے قدموں سے چلتی عالم کے پہلو میں جا کھڑی ہوئی۔

"السلام علیکم"!!!!

عالم کی سنجیدہ مگر پر اثر آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو اس کا دل دھڑک اٹھا۔

اس نے بولنے کی کوشش کی پر زبان انکاری ہو گئی۔ وہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔

"بیٹھ جایئے"!!!

عالم کے کہنے پر وہ پھولوں سے سجے جھولے پر بیٹھی تو عالم بھی اس کے پہلو میں ٹک گیا۔

"چلیں بھیا سب سے پہلے آپ رسم کریں اور آپی کو ابٹن لگائیں!!! شروعات آپ کریں کیوں کہ آپ کا حق سب سے پہلا ہے"!!!!

طالم دانت نکوستا بولا تو عالم اسے گھور کر رہ گیا۔

"یہ لیں بھیا جلدی کریں اب پھر ہمیں بھی رسم کرنی ہے"!!!

طلال ابٹن والا باول عالم کے سامنے رکھتا پر جوش ہو کر بولا۔

عالم نے بول میں پڑی چھوٹی سی سٹک کو وہیں چھوڑتے اپنی دو انگلیوں کی پوروں پر ابٹن سمیٹی اور اپنا ہاتھ دھیرے سے آبرو کے گال کی طرف بڑھایا۔

اس کا مضبوط مردانہ ہاتھ آبرو کے گال سے ٹکرایا تو وہ لرز اٹھی۔ عارضوں پر شفق پھوٹ پڑی تھی۔

وہ اپنی انگلیاں دھیرے سے اس کے گالوں سے مس کرتا اس کے سرخ پڑتے گالوں اور لرزتی پلکوں کو دیکھنے لگا۔

"ہووو"!!!!!!

وہ تینوں بھائی انہیں دیکھ کر ہوٹنگ کرنے لگے تو آبرو اپنا جھکا ہوا سر مزید جھکا گئی۔

"چلیں آپی اب آپ کی باری"!!!!

فہام کی بات پر وہ بوکھلا گئی۔

"مم۔۔۔میں کیسے ؟؟؟"

وہ بوکھلا کر انہیں دیکھنے لگی۔

" بلکل اسی طرح جس طرح بھیا نے آپ کو لگایا اور کیسے "!!!!

ظالم شرارت بھری آواز میں بولا تو وہ بے چارگی سے انہیں دیکھنے لگی۔

" کم آن آپی "!!!!

طلال کے کہنے پر اس نے ہمت کرتے باول میں پڑی سٹک کو پکڑنا چاہا تو فھام پھرتی سے ہاتھ بڑھاتا وہ سٹک پکڑ گیا۔

"چیٹنگ نہیں کرنی آپی۔ بھیا نے اپنے ہاتھ کا استعمال کیا ہے تو آپ کو بھی اسی رول کو فالو کرنا پڑے گا۔"

فھام کی بات پر وہ بے چارگی سے طلال کی طرف دیکھنے لگی تو وہ کندھے اچکا گیا۔

آبرو نے ہونٹوں پر زبان پھیر کر اپنے لب تر کرتے انگلی کی پور پر تھوڑی سی ابٹن لی اور اپنا ہاتھ عالم کی طرف بڑھا گئی۔ وہ اپنا ہاتھ اس کے گال کے پاس لے جانے کی بجائے اس کے ہاتھ کی طرح بڑھا گئی اور اپنی انگلی کی پور پر لگا ابٹن عالم کے مضبوط ہاتھ کی پشت پر لگا گئی۔

وہ اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ صاف محسوس کر سکتا تھا۔

"یہ چیٹنگ تھی"!!!!

فہام احتجاجاً چیخا تو آبرو اسے گھورنے لگی پر عالم کی موجودگی میں ٹھیک سے گھور بھی نہ سکی۔

ان دونوں کے رسم کر لینے کے بعد وہ تینوں بھائی باری باری دونوں کو ابٹن لگانے لگے۔

کچھ ہی دیر میں وہ ان دونوں کے ہاتھ اور منہ ابٹن سے پیلے کر چکے تھے۔

شرارتوں کے ساتھ ساتھ وہ تینوں بھائی ہاتھ میں موبائل پکڑے ہر لمحے کو کیمرے کی آنکھ میں مصروف کرنے میں مصروف تھے۔

"فیملی فوٹو ٹائم"!!!!

طالم نے کہتے ہوئے سیلفی اسٹینڈ میں اپنا موبائل سیٹ کیا اور اس پر ٹائمر لگا کر تیزی سے ان سب کے پاس واپس آیا۔

فھام اور طلال آبرو اور عالم کے دائیں بائیں آکر بیٹھے تو ان دونوں کے درمیان کم ہوتا فاصلہ آبرو کی دھڑکنیں بڑھا گیا۔ طالم جھولے کے پیچھے کھڑا ہوتا آبرو اور عالم کے کندھے پر اپنے ہاتھ رکھ گیا۔

"سب بولو چیز"!!!!!

فھام کے کہنے پر وہ سب "چیز" بولے تو کیمرے کی آنکھ نے ان سب کے مسکراتے چہرے قید کر لئے۔

"میرے شوز کہاں گئے؟؟؟؟

طلال پریشان سا پورا کمرہ چھان رہا تھا۔

"اور میری ٹائی بھی نہیں مل رہی"!!!!

فھام ڈریسنگ ٹیبل کے سارے دراز کھول کر چیک کر رہا تھا۔

"تم لوگوں کو بولا بھی تھا کہ اپنی اپنی ہر چیز پوری کر کے ایک جگہ رکھو پر تم لوگ کبھی میری سنو تب ہی نا"!!!!

طالم الماری کے پاس جاتا بولا تو فھام اور طلال اسے گھور کر رہ گئے جو الماری میں منہ دیے کھڑا تھا۔

"کیا ہوا بھیا؟؟؟؟"

جب وہ اگلے پانچ منٹ بھی پیچھے نہ ہٹا تو طلال نے اسے آواز دے کر پوچھا۔

"یار طلال میرے سٹڈز نہیں مل رہے تو نے دیکھے کیا؟؟؟"

طالم کے سوال پر دونوں بھائیوں نے نظروں کا تبادلا کیا۔

"اپنی چیزیں پوری کر کے ایک جگہ رکھنی تھی نا!!!پر تم کبھی اپنی زبان کر قائم رہو تب ہی نا"!!!

فھام نے اس کی بات اسی کے منہ پر دے ماری تو طلال کے قہقہے پر وہ ان دونوں کو گھور کر رہ گیا۔

@@@@@

آبرو کو تیار کرنے بیوٹیشن آچکی تھی۔وہ بھی اپنے کمرے میں کھڑا تیار ہو رہا تھا جب دروازہ ناک ہوا۔

"یس"!!!!

اس کی اجازت ملتے ہی دروازہ کھلا اور وہ تینوں بھائی اندر داخل ہوئے۔

"آج دن دیھاڑے دروازہ ناک کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہمم؟؟؟"

وہ مسکرا کر ان تینوں سے سوال کرنے لگا۔

"کیوں کہ اب ہمیں عادت ڈالنی ہے نا۔بھابھی کی موجودگی میں تو یوں دھڑکے سے کمرے میں داخل نہیں ہو سکتے نا اب"!!!

طلال کی بات پر عالم نے غور سے ان تینوں کے چہرے دیکھے۔

"یہاں آؤ"!!!

عالم کی بات پر وہ تینوں آگے بڑھے تو عالم ان تینوں کو اپنے سینے میں بھینچ گیا۔

"تم لوگ میرے بھائی نہیں بلکہ اولاد ہو میری۔ ماں اور باپ دونوں بن کر پالا ہے تم تینوں کو۔ تم تینوں کی اہمیت میری زندگی میں ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ یہ کبھی مت سوچنا کہ تم لوگوں کے لئے میرا پیار بٹ جائے گا۔ تم سب نے اہم اور پیارا کوئی بھی نہیں مجھے۔ جان بستی ہے تم تینوں میں میری۔ شادی بھی تم لوگوں کی خوشی کی خاطر کر رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں میں تم لوگوں سے جتنا مرضی پیار کر لوں پر ایک ماں یا بہن کی جگہ تو نہیں لے سکتا نا!!! کبھی بدگمان مت ہونا اپنے بھیا سے نہ ہی کبھی کوئی بات کرتے ہوئے جھجھکنا۔ یہ مت سمجھنا شادی کرنے کے بعد میری زندگی میں تم لوگوں کی اہمیت کم ہو جائے گی۔ ایسا مر کر بھی نہیں ہو سکتا۔ میری جان ہو تم تینوں۔ سمجھ رہے ہو نا ؟؟؟"

وہ محبت بھری نظروں سے اپنے چھوٹے بھائیوں کو سمجھا رہا تھا۔ طالم اور فہام نم آنکھوں سے مسکرا دیے جب کہ طلال باقاعدہ چھوٹے بچوں کی طرح رو دیا۔

"ارے چھوٹے بچے ہو گیا۔اتنے بڑے ہو کر ہو رہے ہو یار کسی نے دیکھ لیا تو کیا عزت رہ جائے گی۔

عالم نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھر کر اس کی آنکھیں صاف کرتے پیار بھری ڈانٹ پلا کر بولا تو طلال اس کے سینے سے لگ گیا۔

"آئی لو یو بھیا آپ دنیا کے بیسٹ بھیا ہیں"!!!!

عالم مسکراتے ہوئے اس کے بال بکھیر گیا۔

"پیچھے ہٹ جا لنگور بھیا کو تیار ہونے دے اب وقت کم رہ گیا ہے۔"

فہام طلال کو عالم سے کھینچ کر الگ کرتا اپنے ساتھ لگا گیا۔

"بھیا"!!!!!

اس کے پھر سے لنگور کہنے پر طلال چیخ اٹھا۔

کچھ دیر میں عالم ان کے سامنے تیار کھڑا تھا۔سفید کڑکتے ہوئے شلوار قمیض پر کندھوں پر کالی چادر پھیلائے اور پیروں میں کالی پشاوری چپل پہنے وہ واقعی ان کا شہزادہ بھائی لگ رہا تھا۔اسے دیکھتے ہی وہ تینوں ماشاءاللہ کہہ گئے۔

تب ہی عالم کا موبائل بج اٹھا تو وہ کال سننے لگا۔

"فھام جاؤ گیٹ پر میرے گیسٹ آئے ہیں انھیں ریسیو کرو جاکر اور عزت سے اندر لے کر آؤ"!!!

عالم کی حکم پر فھام "جی بھیا" کہتا باہر کی طرف چل دیا۔

جیسے ہی اس نے گیٹ کھولا سامنے کھڑے وجود کو دیکھتے ہی اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

"تم جھوٹی عورت!!!! یہاں میرے گھر پر کیا کر رہی ہو؟؟؟"

اسے سامنے دیکھتے وہ چیخ ہی تو اٹھا تھا جو کالے پیروں تک جاتے فراک کے ساتھ زلفیں کھلی چھوڑے اپنی من موہنی صورت کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

عنایا اس کے یوں چیخنے پر بوکھلا گئی کیوں کہ اسے اپنی ماں پر چیختے دیکھ کر حمین گلا پھاڑ کر رونا شروع ہو چکا تھا۔

اس دن والے پیارے سے بچے پر نظر پڑتے ہی فہام کا دل للچایا تو وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے جھک کر اسے اپنی گود میں اٹھا گیا جس پر حمین اور بھی اونچی آواز میں رونے لگا۔

"میرا بیٹا دیں مجھے"!!!!

وہ اپنے ہاتھ فہام کی طرف بڑھا گئی پر وہ اسے اگنور کیے حمین کی طرف متوجہ ہوا۔

"چپ کرو پیارے بے بی پھر میں آپ کو چاکلیٹ دوں گا"!!!

فہام اسے پچکارتے ہوئے بولا پر تب اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب وہ بچا ایک دم رونا دھونا بھول کر ٹکر ٹکر اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔

"کتنا ندیدہ بچا ہے تمہارا۔ دیکھو کیسے چاکلیٹ کے نام پر ایک دم چپ ہو گیا۔ پر کچھ بھی کہو تمہارا بیٹا ہے بہت پیارا بلکہ کہیں سے بھی تمہارا بچا نہیں لگتا۔ سچ بتاؤ بچا چور تو نہیں کہیں تم ؟؟؟ایسا تو نہیں کہ کسی کا بچا چوری کر کے تم اپنی پراپرٹی سمجھ کر بیٹھ گئی اسے۔"

وہ اسے مشکوک نظروں سے دیکھتا بولا تو عنایا چکرا اٹھی اس کے الزامات پر۔ کس قدر لمبی زبان تھی اس شخص کی۔

"آپ پلیز میرا بیٹا واپس کریں مجھے آپ کی کوئی فضول گوئی نہیں سننی۔"

وہ ترخ کر کہتا اس کے ہاتھ سے حمین کو چھین گئی تو اس کی ہمّت پر فہام اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"پیچھے ہٹیں مجھے عالم سر کے پاس اندر جانا ہے۔"

اس کی بات پر فہام چونک کر ایک طرف ہو گیا اور پر سوچ نظروں سے اس کی پشت دیکھنے لگا جواب لاؤنج میں داخل ہو گئی تھی۔

"عالم بھیا اسے کیسے جانتے ہیں؟؟؟"

یہ سوال اس کے ذھن میں گردش کرنے لگا جس کا جواب صرف عالم ہی دے سکتا تھا۔ وہ سر جھٹک کر خود بھی اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"بھیا ابھی ایک لڑکی آئی تھی اندر۔ کون تھی وہ اور اب کہاں گئی؟؟؟"

وہ خالی کمرہ دیکھتا عالم سے پوچھنے لگا۔

"میری سیکرٹری ہے عنایا۔اس کو میں نے انوائٹ کیا تھااوراب آبرو کے کمرے میں بھیج دیااس کو۔میں نے سوچا آبرو کو کمپنی مل جائے گی۔ اس وقت اسے ضرورت ہو گی کسی ہمراز کی۔"

عالم کی بات پر وہ سرہلا کررہ گیااور پھر دیکھتے ہی دیکھتے نکاح کا وقت بھی آن پہنچا۔

نکاح میں نکاح میں ان چاروں بھائیوں اور آبرو کے علاوہ صرف عنایااور عالم کے تین دوست تھے۔

نکاح خوان کے آتے ہی عالم نے فہام اور طالم کو آبرو کے کمرے کی طرف بھیجا تا کہ اسے باہر لے آئیں۔نکاح کا انتظام گھر کے کشادہ لان میں کیا گیا تھا۔

کچھ پل کے بعد وہ اسے طالم فہام اور عنایا کے ہمراہ وہاں آتی دکھائی دی تو وہ اس کے احترام میں بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا۔

لال جوڑے میں سجی سنوری وہ اپنے حسین مکھڑے کو اس وقت لمبے سے گھونگھٹ میں چھپائے ہوئے تھی۔وہ آکر جالی کے دوسرے پار بیٹھی تو عالم بھی اپنی جگہ بیٹھ گیااور پھر کچھ ہی دیر میں وہ دو اجنبی لوگ نکاح جیسے پاک اور اٹوٹ رشتے میں بندھ چکے تھے۔

@@@@@

وہ لرزتی کانپتی بے چینی سے اپنے دونوں ہاتھ مسل رہی تھی۔ کھانا کھانے اور پھر تصویریں بنانے کے بعد طلال اور عنایا اسے عالم کے کمرے میں چھوڑ کر جا چکے تھے۔

اس کی زندگی میں ایک دم اتنا بڑا بدلاؤ آیا تھا کہ وہ خود حیران تھی۔

اس کا دل بے تحاشا گھبرانے لگا تو وہ چہرے کے آگے پڑا گھونگھٹ الٹا گئی۔ ٹھیک اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا تو وہ بوکھلاتی ہوئی گھونگھٹ واپس چہرے پر گرا گئی۔

عالم اندر داخل ہوا اور اپنے پیچھے کمرے کا دروازہ لاک کر گیا پھر دھیرے دھیرے بیڈ کی طرف قدم بڑھانے لگا۔

وہ اس کے قریب بیڈ پر آکر بیٹھا تو آبرو بے ساختہ خود میں سمٹنے لگی۔

"السلام علیکم"!!!!

اس نے بھاری لہجے میں سلام کی تو وہ منہ میں ہی جواب دیتی محض سر ہلا گئی۔

"کیسی ہیں آپ؟؟؟

وہ حال پوچھنے کے ساتھ ہی اپنے ہاتھ اس کے چہرے کی طرف بڑھاتا گھونگھٹ الٹ گیا۔

"ماشاءاللہ"!!!

اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی عالم کے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔

وہ دھیرے سے اس کے لرزتے کانپتے ہاتھوں کو اپنے مضبوط بھاری ہاتھوں کی گرفت میں قید کر گیا۔

اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کیا وہ اس کے چہرے پر جھکتا اس کی صبیح پیشانی پر اپنے تپتے ہوئے لب رکھ گیا۔ آبرو لرز اٹھی۔

"نکاح بہت مبارک ہو مسز عالم"!!!

اس کی پیشانی پر عقیدت کے پھول کھلانے کے بعد وہ اس کے کان کے قریب جھکتا خوبصورت الفاظ میں خوب صورت اظہار سے نواز گیا۔

"آپ مجھے مبارک نہیں دیں گی؟؟؟"

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے سہلاتا اس کی جھکی پلکوں کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تو وہ محض ایک پل کے لئے پلکوں کی باڑ اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگی۔

"آ۔۔۔آپ کو بھی۔۔۔۔ نکاح مبارک"!!!

دھیرے سے بولتی وہ پھر سے اپنا سر جھکا گئی۔

"میں جانتا ہوں آبرو یہ سب بہت جلدی ہوا اور آپ کے لئے یہ سب قبول کرنا اتنا آسان نہیں پر آپ ہر بات دل و دماغ سے نکال کر صرف اتنا یاد رکھیں کہ خدا نے آپ کے نام کے ساتھ میرا نام جوڑ کر مجھے آپ کے جسم و جان کا ساتھی بنایا ہے۔ میرے لئے آپ کی عزت آپ کی رائے سب سے مقدم ہے۔ آپ کو اپنے شوہر سے ڈرنے یا خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر آپ مجھ سے ہے ڈریں گی تو مجھے خود پر افسوس ہو گا۔ آپ کو اس رشتے کو سمجھنے اور آگے بڑھانے کے لئے جتنا وقت چاہئے آپ لے سکتی ہیں پر اس کے لئے آپ کو میرے قریب ہی رہنا ہو گا مجھ پر یقین کرنا ہو گا۔ سمجھ رہی ہیں نا آپ؟؟؟"

عالم کے الفاظ اس کا نرم لہجہ آبرو پر ایک سحر طاری کر گئے تھے جس کے زیر اثر وہ اثبات میں سر ہلا گئی تو عالم اپنے ہاتھوں میں دبے اس کے نازک ہاتھوں پر جھک کر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"چینج کر کے ایزی ہو جائیں تھک گئی ہوں گی آپ!!!"۔

وہ بیڈ کے قریب کھڑا ہوتا اپنا ہاتھ بڑھا گیا تو وہ اپنا نازک ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ میں دے کر بیڈ سے اتر آئی۔

عالم نے الماری کھولتے ایک جوڑا نکال کر اس کے ہاتھوں میں پکڑایا جسے تھام کر وہ باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔

فریش ہونے کے بعد وہ واپس آئی تو کمرے میں اندھیرا چھایا تھا۔ صرف نائٹ بلب کی مدھم سی روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔

عالم چینج کر چکا تھا اور بیڈ پر دراز تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے اس سمت دیکھا جہاں وہ گلابی رنگ کے نائٹ سوٹ میں کھڑی ایک چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے پاس بلایا تو وہ جھجھکتی ہوئی بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔

"لیٹ جائیں کافی وقت ہو چکا ہے۔اب ہمیں سونا چاہئے۔"

عالم کی بات پر وہ زور و شور سے سر ہلاتی کنارے پر لیٹ گئی پر دل کی دھڑکن تو تب رکی جب وہ اسے بازو سے پکڑ کر کھینچتا اپنے سینے پر گرا گیا۔

"آپ کی جگہ یہاں ہے۔اسی کو اپنا مسکن سمجھیں"!!!

وہ اس کا سر اپنے سینے پر رکھتا اس کی کمر کے گرد بازو پھیلائے اسے اپنے ساتھ لگاتا اس کے کان میں سرگوشی کر گیا تو وہ اس کی شرٹ کو دونوں ہاتھوں میں دبوچتی سختی سے آنکھیں میچ گئی۔

اس کی حالت پر وہ زیر لب مسکراتا خود بھی سکون سے آنکھیں موند گیا۔

@@@@@@

اسے نیند میں ہی کسی کی گہری نظروں کا ارتکاز اپنے چہرے پر محسوس ہوا تو وہ کسمسا کر دھیرے سے آنکھیں کھول گئی۔اس کی آنکھیں سیدھا اس کی گہری آنکھوں سے جا ٹکرائی جو اس پر جھکا اسے تکنے میں مصروف تھا۔

اس کی نظروں کی لپک محسوس کر کے آبرو جھجھک سی گئی۔

ایک ہی رات میں وہ انسان اس کے وجود کی ساتھ ساتھ اس کی ہر آتی جاتی سانس پر بھی دسترس پا گیا تھا۔

"پپ۔۔۔۔ پیچھے ہٹیں پلیز!!!"۔

وہ اس کے سینے پر اپنا لرزتا ہوا ہاتھ جما کر اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی تو عالم اس کا لرزتا ہوا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام گیا۔

"اور اگر پیچھے نہ ہٹوں تو؟؟؟"۔

اس کے شرارت سے پوچھنے پر آبرو نے حیرت سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔عالم جیسے سنجیدہ انسان سے وہ کسی قسم کی شرارت کی توقع نہیں کر سکتی تھی۔

"سحری کا وقت ہو گیا ہے"!!!

وہ اس کی توجہ سامنے لگی گھڑی کی طرف کروا گئی۔

"تو؟؟؟آپ کو اپنے نئے نویلے شوہر کے لئے سحری بنانی ہے کیا؟؟؟"

عالم کے سوال پر وہ تیزی سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

"پر میں تو ایسا ظلم نہیں کر سکتا کہ میری نئی نویلی دلہن جس کے ہاتھوں کی مہندی بھی ابھی تازہ ہے اس سے کھانا بنواؤں!!!"۔

عالم بھاری آواز میں کہتا اس کے حنائی ہاتھ کو تھام کی اپنی ناک کے قریب لے جاتا گہری سانس بھرنے لگا۔ وہ مہندی کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا۔

"عالم پلیز!!!"۔

وہ سانس لینے میں محال ہوتی بے ساختہ اسے نام سے پکار گئی۔

عالم اس کی پیشانی پر بکھرے بال ہٹا کر اس کی پیشانی پر جھکتا وہاں اپنے لب رکھ گیا۔ اس کے پاک لمس سے سکوں محسوس کرتی آبرو آنکھیں موند گئی۔

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھئے گا آبرو" !!!

وہ آبرو کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھ گیا۔

"آپ کو اپنی عزت بنایا ہے میں نے پورے دل و جان سے اپنا بنایا ہے اور آپ سے بھی یہی امید کرتا ہوں۔ آپ سمجھ رہی ہیں نا؟؟؟"

اس کے سوال پر وہ بے ساختہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

"چلیں اٹھ کر فریش ہو جائیں پھر باہر چلتے ہیں وہ نکمے سحری بنا چکے ہوں گے۔"

وہ اسے کہتا اٹھا تو وہ بھی دوپٹہ گلے میں ڈالتی باتھروم کی طرف بڑھ گئی۔

@@@@@

"زہے نصیب!! زہے نصیب"!!!

ان دونوں کو ساتھ آتے دیکھ کر فہام چہک اٹھا۔

اس کی بات پر آبرو جھینپ اٹھی تو عالم گھور کر رہ گیا جس کا آج فہام نے کوئی خاص اثر نہیں لیا تھا۔

"ویلکم آپی"!!!!

اسے دیکھ کر وہ تینوں اکٹھے بولے تو آبرو مسکرا کر سر ہلا گئی۔

عالم نے پہلے آبرو کے لئے چیئر نکالی پھر اس کے بیٹھنے کے بعد خود بیٹھا۔

"آج بڑی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی ہے"!!!

عالم نے بیٹھتے ہی ڈائیننگ ٹیبل پر نظر دوڑا کر کہا۔

"آج آبرو آپی کی ایز مسز عالم پہلی سحری ہے اس لئے ہم نے خاص اہتمام کرنے کی کوشش کی ہے!!!"۔

طلال نے پرجوش ہو کر بتایا تو آبرو ان کی محبتوں پر مسکرا کر رہ گئی۔

عالم نے آبرو کی پلیٹ میں چکن چنے ڈالے تو وہ پوڑی کے ساتھ کھانے لگی۔

"تو پھر بتایئے آپی!!! کیسے لگے آپ کو؟؟؟"

فھام نے پوچھا تو چونک کر اپنے سامنے پڑے سالن کو دیکھنے لگی۔

"بہت اچھے بنے ہیں بہت ہی!!!"۔

وہ مسکرا کر بولی۔اسے واقعی بہت مزہ آرہا تھا کھانے کا۔لگ ہی نہیں رہا تھا کہ لڑکوں نے یہ سب بنایا ہے۔

"ارے آپی میں کھانے کے متعلق نہیں بلکہ عالم بھیا کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔آپ کو عالم بھیا کیسے لگے؟؟؟"۔

فہام کے سوال پر پانی پیتی آبرو کو زور کا پھندا لگا تو وہ بری طرح کھانسنے لگی۔

عالم نے جلدی سے پانی کا گلاس اس کے منہ سے لگایا اور ساتھ ہی ساتھ فہام کو بھی بھرپور گھوری سے نوازا۔

وہ نارمل ہوئی تو کنفیوز ہو کر سب کو دیکھنے لگی۔

"اچھے ہیں!!!"۔

دھیمی سی آواز میں بول کر وہ اپنی پلیٹ پر جھک گئی۔

"ہیں!!!اتنا بڑا ظلم!!!! کھانا بہت اچھا تھا اور بھیا صرف اچھے ہیں!!!!اتنا کھلم کھلا تضاد کیوں بھئی؟؟؟"۔

طالم نے بھرپور ڈرامائی انداز میں پوچھا تو وہ بے بسی سے عالم کی طرف دیکھنے لگی۔

"چپ چاپ سحری کرو۔ خبردار اگر اب مجھے کسی کی بھی آواز آئی تو"!!!

عالم کی سنجیدہ تنبیہ پر وہ سب منہ بسور کر اپنی اپنی پلیٹ پر جھک گئے۔

@@@@@

وہ اپنے مخصوص پتھر پر بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی جب وہ اس کے سامنے آ بیٹھا۔ وہ ذرا بھی حیران نہیں ہوئی۔ اب تو وہ اسے اس کی آہٹ سے ہی پہچان جایا کرتی تھی۔

"کیسی ہو؟"

اس کے سوال پر پر نہال نے ذرا سا سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

"بہت اچھی ہوں"!!!

وہ مسکرا کر سے جھکاتی پھر سے نوٹس پر ہاتھ چلانے لگی۔

اس کے کونفیڈینس بھرے جواب پر وہ وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"یہ لو"!!!

اس کی آواز پر نہال نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تو وہ ایک بیگ اس کی طرف بڑھا رہا تھا۔

نہال نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"پکڑ لو۔ یقین کرو اس میں خود کش بمب موجود نہیں جو تمہیں راکھ کر دے گا۔"

اس کی بات پر نہال خفت زدہ ہوتی اس کے ہاتھ سے بیگ تھام گئی۔

"اب کھول کے بھی دیکھو یار صرف پکڑ کر گھورنے کو نہیں بولا میں نے۔"

طالم نے اسے یوں ہی بیگ پکڑے دیکھ کر بولا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھ کر سر ہلاتی بیگ کھولنے لگی۔

بیگ کے اندر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔وہ بیگ میں موجود ایک ایک کتاب کو ہاتھوں سے چھو کر دیکھنے لگی۔

"یہ کس کی ہیں؟؟"

وہ آنکھوں میں اشتیاق لئے پوچھنے لگی۔

"یہ تمہاری ہیں"!!!

وہ اس کے چمکتے ہوئے چہرے پر نظر ڈال کر بولا تو وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی جس پر وہ محض سر ہلا گیا۔

"آپ۔۔۔آپ بہت بہت اچھے ہیں۔۔۔بہت زیادہ اچھے"!!!

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ سامنے بیٹھے انسان کا شکریہ کس طرح ادا کرے۔اسے کتابوں سے عشق تھا اور اس کا عشق اس کی دسترس سے ہمیشہ دور رہا تھا کیوں کہ اس کے پاس کتابیں خریدنے کے لئے پیسے نہیں ہوتے تھے۔

"آپ کو پتا ہے میں ہمیشہ سے۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کر پاتی کوئی تیزی سے اس کی بات کاٹ گیا۔

"نہال آپی جلدی چلو آپ کی امی کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے۔"

وہ دس بارہ سال کا کوئی بچا تھا۔اس کی بات پر نہال گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھی اور سب چیزیں سمیٹنے لگی۔

"چلو میں ساتھ چلتا ہوں میرے ساتھ آجاؤ ہم جلدی پہنچ جائیں گے۔"

طالم نے بائیک پر بیٹھتے اسے اپنے پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ پریشانی میں سر ہلاتی اس سے فاصلے پر بیٹھ گئی۔

وہ لوگ نہال کے گھر پہنچے تو کافی لوگ اس کے گھر کے دروازے کے آگے جمع تھے۔ نہال کا دل گھبرانے لگا۔ وہ تیزی سے اندر کی طرف بڑھی جب کہ اسے یوں ایک جوان لڑکے کے ساتھ آتا دیکھ کر لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونا شروع ہو گئی تھیں۔

"امی!!!!امی"!!!!

وہ آوازیں لگاتی اندر کی طرف بڑھی پر سامنے نظر آتا منظر اس کو ساکت کر گیا۔ چھوٹے سے صحن کے درمیان میں اس کی ماں کی چارپائی پڑی تھی جس پر اس کی ماں کا بے جان وجود پڑا تھا۔ کچھ خواتین ارد گرد بیٹھی تھیں۔

"ارے کہاں تھی بے حیا لڑکی؟؟"

"شکل سے کیسی معصوم دکھتی تھی اور اب کیسے جوان جہان لڑکے کے ساتھ فرار تھی"!!!

"ماں بستر پر پڑی تھی اور بیٹی عاشق کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہی تھی"!!!

"ان حرکتوں کی وجہ سے ہی اس کی ماں صدمہ لے کر مر گئی۔"

"ارے ماں کو مار دیا اس نے اپنی آوارہ عادت کی وجہ سے"!!

الفاظ تھے یا خنجر جو نہال کے کانوں کے ساتھ اس کا سینہ چھلنی کر رہے تھے۔

پر اس کے لئے سب سے زیادہ صدمے والی بات یہ تھی کہ اس کی ماں اسے اس ظالم دنیا میں اکیلے چھوڑ کر جا چکی تھی۔

"امی"!!!!

وہ چیخ کر اپنی ماں کو پکارتی ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی چلی گئی۔

@@@@@

وہ آج عالم کے آفس آیا ہوا تھا۔آتے ہی اس نے آفس ورکرز کو گھما کر رکھ دیا تھا۔اسے جس انسان کی تلاش تھی وہ اب تک آیا نہیں تھا اس لئے باقی سب کی شامت آئی ہوئی تھی۔

ابھی بھی وہ مینیجر کا دماغ کھپا رہا تھا جب طالم کی کال آگئی۔

"ہاں بول کس کو کال کی؟؟"

وہ فون اٹھا کر کان سے لگا گیا۔

"عینک والے جن کو!!! کیا نام تھا اس کا۔۔۔ہاں یاد آگیا۔زگوٹا جن"!!!

طالم کی فضول بکواس پر فھام نے کھا جانے والی نظروں سے موبائل کو دیکھا۔

"جلدی بکواس کر کیا کام پڑ گیا تجھے جس کے لئے تو نے بادشاسلامت کو یاد کیا ہے"!!!

فھام رعب دار انداز میں کہتا ٹانگ پر ٹانگ چڑھا گیا۔

"بادشاسلامت کہنا یہ تھا کہ آتے ہوئے ٹماٹر اور ہرا دھنیہ لیتے ہوئے آیئے گا اور اگر آپ کی شان میں گستاخی نہ ہو تو میری بات کان کھول کر سن لیں آج باتھ روم صاف کرنے کی آپ کی بری ہے اس لئے وقت پر گھر تشریف لے آیئے گا۔"

طالم نے نہایت سکون سے فھام کو بے سکون کیا تھا۔

"منہ دھو رکھو۔میں نہیں کروں گا باتھ روم صاف اب طلال کی باری ہے۔تم لوگ ہر دفعہ بے ایمانی کر جاتے ہو میرے ساتھ۔"

وہ تڑپ ہی تو اٹھا تھا بے چارہ جب کہ مینیجر منہ کھولے اپنے باس کی باتیں سن رہا تھا۔

"آپ یہاں سے تشریف لے جائیں میرا حسین مکھڑا کیا دیکھ رہے ہیں"!!!

فھام کی طنزیہ بات پر وہ ہڑ بڑا کر آفس سے نکلا جب کہ فھام اپنے دماغ میں ان چیزوں کی لسٹ بنانے لگا جو اسے گھر واپسی پر لے کر جانی تھیں۔

"منہ دھو رکھو۔ میں نہیں کروں گا باتھ روم صاف اب طلال کی باری ہے۔ تم لوگ ہر دفعہ بے ایمانی کر جاتے ہو میرے ساتھ۔"

وہ تڑپ ہی تو اٹھا تھا بے چارہ جب کہ مینیجر منہ کھولے اپنے باس کی باتیں سن رہا تھا۔

"آپ یہاں سے تشریف لے جائیں میرا حسین مکھڑا کیا دیکھ رہے ہیں"!!!

فھام کی طنزیہ بات پر وہ ہڑ بڑا کر آفس سے نکلا جب کہ فھام اپنے دماغ میں ان چیزوں کی لسٹ بنانے لگا جو اسے گھر واپسی پر لے کر جانی تھیں۔

"کوئی عزت ہی نہیں ہے فھام تیری۔ بندہ پوچھے اب دی ہینڈسم دی گریٹ فھام یہ چھوٹے چھوٹے کام کرتا اچھا لگے گا۔ قدر ہی نہیں میری کوئی۔ سہی کہا ہے کسی نے کہ اصلی ہیرے کی پیچان صرف جوہری کو ہی ہوتی ہے۔ کب آئے گا کوئی ایسا جوہری جسے مجھ جیسے ہیرے کی پہچان ہو گی۔"

وہ غمگیں سا خود سے ہے مکالمہ بازی کر رہا تھا جب دروازہ ناک ہوا۔

"مے آئی کم ان سر؟؟؟"

سریلی سی زنانہ آواز پر وہ جلدی سے سیدھا ہو کر بیٹھا پر اسے جانے کیوں یہ آواز جانی پہچانی سی لگ رہی تھی۔

"یس"!!!

اس کی اجازت ملتے ہی مقابل دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔

"تم"!!!!!

اس دو نمبر لڑکی کو سامنے دیکھ کر فہام چیخ اٹھا۔

اس کے یوں ایک دم چیخنے پر عنایا گھبرا اٹھی۔

"تم میرا مطلب ہے آپ یہاں کیا کر رہی ہیں مس دو نمبر خاتون؟؟؟"

وہ ایک دم کرسی سے اٹھتے اس پر چڑھ دوڑا۔

"دو نمبر خاتون"!!!

وہ حیرت و بے یقینی سے اپنے لئے منتخب نام کو دہرا رہی تھی۔

"سچ سچ بتائیں کہیں آپ بچہ چور تو نہیں؟؟؟اسی لئے مجھے دیکھ کر پہچاننے سے انکاری ہو جاتی ہیں۔"

"کیا"!!!!

عنایا چیخ اٹھی۔وہ شخص اسے کیسے کیسے القابات سے نواز رہا تھا۔

پہلے دو نمبر خاتون اور اب بچہ چور!!!

"اچھا!!!!اور کس کا بچہ چوری کیا ہے میں نے؟؟؟آپ کا؟؟؟"

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھتی اس کے سامنے ٹک کر کھڑی ہو گئی۔

اس کی بات پر وہ مسکراتا اپنی ہلکی ہلکی داڑھی سہلانے لگا تو عنایا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"میرا کیسے ہو سکتا ہے۔میں تو پیور سنگل ہوں ابھی یو نو چھڑا چھانٹ"!!!

وہ پورے کمرے میں نظریں دوڑاتا شرمانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

عنایا بے یقینی سے اس پیور چھڑے چھانٹ کو دیکھ رہی تھی جس کی سستی ایکٹنگ اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

"آپ شاید بھول رہے ہیں مسٹر فہام میں عالم سر کی سیکرٹری ہوں"!!!

اس کے یاد دلانے پر فہام نے "اوہ" کہتے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"لیکن میرا سوال اب بھی وہی ہے مس بچہ چور کہ آپ نے مجھے سر عام پہچاننے سے انکار کیوں کر دیا؟؟؟؟"

وہ ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھتے آگے کو جھک کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھنے لگا تو وہ نظریں چرا گئی۔

"میں آپ کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی"!!!!

اس کے جواب پر فہام نے ستائشی انداز میں ابرو اچکائے۔

"پر آپ کو جواب دینا پڑے گا مس بچہ چور کیوں کہ اس وقت میں آپ کا باس ہوں اور ہر امپلوئی باس کو جواب دہ ہوتا ہے۔"

اس کی بات پر عنایا لب بھینچ کر رہ گئی۔

"سب سے پہلے تو پلیز مجھے ان عجیب و غریب ناموں سے پکارنا بند کریں۔عنایا نام ہے میرا۔اور دوسری بات میں نہیں چاہتی تھی کوئی مجھے آپ کے ساتھ دیکھ کر غلط مطلب لے۔"

اس کی بات پر فہام سر ہلانے لگا۔

"ٹھیک ہے مان لیا۔پر حمین کو ہسپتال بھی تو میں ہی لے کر گیا تھا نا آپ کے ساتھ۔تب کوئی غلط مطلب نہیں لے سکتا تھا کیا؟؟؟"

اس کے سوال پر عنایا کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

"تب میری مجبوری تھی سر۔مجھے اس دنیا میں اپنے بیٹے سے زیادہ عزیز کچھ بھی نہیں۔اس کی جان کی خاطر میں ہر خطرہ مول لے سکتی ہوں"!!!

اس کی بات پر فہام نے متاثر کن نظروں سے اپنے سامنے موجود چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا۔

"بس ایک آخری سوال!!!"۔

اس کی بات پر عنایا آنکھیں گھما کر رہ گئی۔

"پوچھیے"!!!

وہ جانتی تھی اس کے منع کرنے پر کون سا اس نے منع ہو جانا ہے۔

"حمین آپ کا سگا بیٹا ہے کیا؟؟؟"

اس کے سوال پر عنایا کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

"جی سر میرا سگا بیٹا ہے!!! اب پلیز ہم کام کی بات کر سکتے ہیں؟؟؟"

وہ تنگ آکر بولی تو بالآخر فھام کو اس پر ترس آگیا اور سر ہلا کر کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔

@@@@@

الفاظ تھے یا خنجر جو نہال کے کانوں کے ساتھ اس کا سینہ چھلنی کر رہے تھے۔

پر اس کے لئے سب سے زیادہ صدمے والی بات یہ تھی کہ اس کی ماں اسے اس ظالم دنیا میں اکیلے چھوڑ کر جا چکی تھی۔

"امی"!!!!

وہ چیخ کر اپنی ماں کو پکارتی ہوش وحواس سے بیگانہ ہوتی چلی گئی۔

اسے جب سے ہوش آیا تھا وہ ساکت بیٹھی تھی۔اس کی ماں کو دفنایا جا چکا تھا۔

وہ محلے والے جو بڑھ چڑھ کر بول رہے تھے کوئی بھی تدفین کے وقت آگے نہ بڑھا تھا۔

سارا انتظام طالم نے اکیلے ہی کیا تھا

نہال کی ماں کو دفنانے کے بعد وہ جب نہال کے گھر واپس آیا تو اندر سے اونچا اونچا بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔وہ تیزی سے دروازہ پار کرتا اندر کی طرف بڑھا۔

"ہم ایسی آوارہ لڑکی کو اپنے محلے میں بلکل بھی نہیں برداشت کر سکتے۔جو ماں کے ہوتے ہوئے اپنی کرتوتوں سے باز نہ آئی وہ اب اکیلے رہتے ہوئے کیا کچھ نہ کرے گی"!!!!

ایک عورت کی چنگھاڑتی آواز پر طالم نے لب بھینچ لئے۔

"سہی کہا بہن!!!ہم شریف لوگ ہیں ایسا گند نہیں برداشت کر سکتے آخر ہماری بھی جوان بیٹیاں ہیں۔"

یہ ایک دوسری خاتون تھی۔

"بس کر دیں آپ لوگ۔ شرم نہیں آتی آپ لوگوں کو ایک شریف اور معصوم پر الزام لگاتے ہوئے۔"

طالم کا ضبط جواب دے گیا تو وہ چیخ اٹھا۔

"تمھیں شرم آئی کیا اس کے ساتھ منہ کالا کرنے کے بعد یوں دیدہ دلیری سے ہمارے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہوتے۔"۔

وہ عورت اب ہاتھ نچا نچا کر چیخ رہی تھی۔

"مم۔۔۔میں کہاں جاؤں گی میرا تو اس دنیا میں اور کوئی نہیں۔ پلیز رحم کھائیں مجھ پر"!!!

نہال لرزتی ٹانگوں پر وزن ڈالتی آگے بڑھی اور ان لوگوں کے ترلے کرنے لگی۔

"تم پاگل ہو گئی ہو؟ اپنے ہی گھر میں رہنے کے لئے ان جیسی گھٹیا سوچ کے لوگوں کے سامنے جھک رہی ہو۔ یہ تمہارا گھر ہے۔ یہاں سے تمہیں کوئی نہیں نکال سکتا۔"

وہ اس پر سخت نظر ڈالتا ہوا بولا جو مرنے والی حالت کو پہنچی ہوئی تھی۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

"کیسے رہے گی یہاں؟؟ہم بھی دیکھتے ہیں کیسے رہتی ہے یہ یہاں!!!"۔

اس عورت کی بات پر نہال اونچی آواز میں رونے لگی تو طالم نے لب بھینچ کر جیب سے موبائل نکالا اور عالم کو کال ملائی۔

"بھیا ایک پرابلم بن گئی ہے میں ایڈریس بھیج رہا ہوں پلیز اسی وقت آجائیں باقی ساری بات آپ کو یہاں آکر پتا چل جائے گی۔"

عالم نے "اوکے" کہتے کال کاٹ دی۔طالم جانتا تھا اگلے پانچ منٹ میں عالم یہاں ہوگا اور واقعی ٹھیک پانچ منٹ بعد عالم اور فہام وہاں موجود تھے۔

"یہاں کیا کر رہے ہو طالم اور یہ مجمع کیوں لگا ہوا ہے؟؟؟"

اس سے پہلے کہ طالم عالم کے سوال کا جواب دیتا ایک عورت چیخ اٹھی۔

"ارے اس سامنے کھڑی گھنی میسنی لڑکی کے ساتھ منہ کالا کرتا رہا ہے تمہارا بھائی جس کا پتا اس کی ماں کو چل گیا اور وہ بیچاری صدمہ لے کر اس دنیا سے ہی رخصت ہوگئی۔"

اس کی غلط بیانی پر نہال روتی ہوئی نفی میں سر ہلانے لگی جب کہ طالم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کچھ کر ڈالے۔

"یہ جھوٹ بول رہی ہیں بھیاایسا کچھ نہیں ہے"!!!

وہ بے بسی سے بری طرح روتی ہوئی نہال کو دیکھ کر عالم سے بولا۔

"مجھے اپنی تربیت پر پورا بھروسہ ہے۔میں جانتا ہوں میرے بچے کوئی گری ہوئی حرکت نہیں کر سکتے۔تم مجھے پوری بات بتاؤ طالم"!!!

وہ طالم کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھتا بولا تو اس نے سر ہلاتے پوری بات بتانی شروع کی۔

"آپ لوگوں کو شرم نہیں آتی ایک معصوم کے ساتھ یوں کرتے ہوئے؟؟؟اللہ سے خوف محسوس نہیں ہوتا کسی بے گناہ پر بہتان باندھتے ہوئے؟؟؟"

وہ ان سب لوگوں کو غصّے سے کہتا روتی ہوئی نہال کے پاس گیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ گیا۔

"چپ کرو بیٹا!!میں آپ کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہونے دوں گا۔"

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا تو محلے والوں کو ایک اور موقع مل گیا۔

"ہاں ہاں تم بھی تو اسی لڑکے کے بھائی ہو نا۔اکیلی لاوارث لڑکی مفت میں مل رہی ہے تو کیوں ہاتھ سے جانے دو گے۔"

اس عورت کی بکواس پر ان تینوں بھائیوں کا دل کیا اس کا منہ توڑ دیں۔

"ارے مفت میں کیوں لے کر جائیں گے ہم۔باقاعدہ مولوی صاحب کے سامنے تین مرتبہ قبول ہے قبول ہے قبول ہے کہلوائیں گے پھر ہی لے کر جائیں گے۔"

فھام تڑخ کر بولا تو عالم نے چونک کر اسے دیکھا۔

"بیٹا میں آپ کا بڑا بھائی بن کر فیصلہ کر رہا ہوں۔اکیلی لڑکی کا اس معاشرے میں جینا عذاب ہے اور بغیر کسی رشتے کے ہم آپ کو ساتھ نہیں رکھ سکتے۔میرا بھائی زبان کا ذرا تیز ہے اس کی زبان جہاں مرضی پھسل جاتی ہے ورنہ لڑکا اچھا ہے۔کیا میرے بھائی سے نکاح کریں گی آپ؟؟؟"

عالم کی بات پر نہال نے ایک بے بس نگاہ اپنے ارد گرد ڈالی جہاں کوئی بھی اس کو پل کے لئے بھی برداشت کرنے کو تیار نہ تھا۔واقعی اکیلی لڑکی کا کیا مقام تھا اس معاشرے میں۔ جگہ جگہ بھیڑیے نگلنے کو تیار کھڑے تھے۔

وہ نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلا گئی تو عالم مسکرا دیا۔

"کیا تم تیار ہو فہام ؟؟؟"

عالم کے سوال پر فہام اور طالم دونوں نے پھٹی پھٹی نظروں سے پہلے عالم کو دیکھا پھر ایک دوسرے کو!!!!

"کیا تم تیار ہو فہام ؟؟؟"

عالم کے سوال پر فہام اور طالم دونوں نے پھٹی پھٹی نظروں سے پہلے عالم کو دیکھا پھر ایک دوسرے کو!!!!

"بب۔۔۔بھیا آپ تو جانتے ہیں نہ زبان میں ہڈی نہیں۔ نہیں ہوتی۔ گوشت کا لو تھڑا ہوتی ہے اس لئے جب مرضی جہاں مرضی پھسل جاتی ہے۔ میری بھی یوں ہی پھسل گئی۔ میں تو بکواس کرتا رہتا ہوں آپ میری کسی بات کو سیریس مت لیا کریں۔"

وہ بیچارہ تو گھگھیا گیا تھا۔

"فھام!!!!!"۔

عالم کی تنبیہ پر اس کی پھر سے پھسلتی ہوئی زبان کو بریک لگی۔

"جج۔۔۔جی بھیا"!!!!

وہ مری مری آواز میں بولتا بے بسی سے طالم کی جانب دیکھنے لگا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"میں نے پوچھا کیا تم تیار ہو فھام؟؟؟"

عالم نے اپنا سوال دہرایا تو فھام دانت پر دانت جماتا سر ہلا گیا۔

"تو پھر جاؤ اور قریبی مسجد سے مولوی صاحب کو لے کر آؤ۔ جلدی"!!!!

عالم کے حکم پر وہ ایک بے بس نگاہ طالم پر ڈالتا وہاں سے چل دیا۔

کچھ دیر بعد وہ مولوی صاحب کو لے کر واپس آیا تو طلال اور آبro رو بھی وہاں موجود تھے اس نے ایک نگاہ طالم کے چہرے پر ڈالی جو ضبط سے سرخ ہو رہا تھا۔ فھام سارا معاملہ سمجھ چکا تھا۔

وہ کسی طرح عالم کی غلط فہمی دور کرنا چاہتا تھا پر اس کی ہمت ہے نہیں پڑ رہی تھی۔

عالم مولوی صاحب کو لے کر اندر کمرے میں چلا گیا جہاں نہال موجود تھی۔آبرو بھی نہال کے پاس تھی۔

طالم سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا۔فھام تھوک نگلتا اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

"سن طالم"!!!

اس کے پکارنے پر طالم نے خونخوار نظروں سے اس کی جانب دیکھا تو اس کے یوں دیکھنے پر فھام نے تھوک نگلا۔

"تو چپ رہ بس مجھے تیری کوئی بات نہیں سننی کیوں کہ تیری زبان پھسل گئی تو میرا ہاتھ نہیں رکے گا۔تیری اس دو فٹ لمبی زبان نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا!!!!!"۔

وہ تیش سے کہتا آخر میں سر ہاتھوں میں گرا گیا تو فھام نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا۔

"دیکھ یار میری بات تو۔۔۔"

اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا طالم اسے تیز نظروں سے دیکھتا بات کاٹ گیا۔

"میں نے کہانا۔توچپ رہ فلحال بس۔"

اس کی بات پر فہام نے لب بھینچے۔اسے خود پر بے تحاشا غصّہ آرہا تھا۔کیا ضرورت تھی بکواس کرنے کی پر اب کیا کیا جاسکتا تھا۔اب تو تیر کمان سے نکل چکا تھا۔وہ چپ چاپ بیٹھا طالم کی بے بس شکل دیکھنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب کے ہمراہ عالم اور طلال باہر آتے دکھائی دیے تو طالم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ کس طرح اپنی محبت کو اپنے ہی بھائی سے منسوب ہوتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔ہاں یہ سچ تھا کہ وہ لڑکی بہت کم دنوں میں اس کے دل تک رسائی پاچکی تھی۔پر قسمت کے کھیلوں سے کون واقف تھا۔

وہ وہاں سے نکلنے لگا تو عالم نے آگے بڑھ کر اس کا بازو تھام لیا۔

"چپ چاپ بیٹھو دونوں"!!!

عالم نے ان دونوں بھائیوں کو دیکھتے تنبیہ کی تو وہ لب بھینچ کر ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔

"مولوی صاحب نکاح شروع کریں"!!!!

عالم کے کہنے پر مولوی صاحب نے نکاح کے کلمات ادا کرنے شروع کیے۔

"طالم کریم ولد کریم احمد آپ کو نہال عبّاس بنت عبّاس علی سے نکاح قبول ہے؟؟؟"۔

مولوی صاحب کے پوچھنے پر طالم نے ایک جھٹکے سے عالم کی طرف دیکھا۔اس کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔ساتھ بیٹھے فھام نے بے ساختہ سکوں بھری سانس خارج کی۔

عالم نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔

"قبول ہے قبول ہے قبول ہے"!!!

وہ خوشی اور بے یقینی کی کیفیت میں تینوں قبول ہے ایک ساتھ ہی بول گیا تھا۔مولوی صاحب نے آنکھیں پھاڑ کر اس کی بے چینی ملاحضہ کی۔

"بیٹا مجھے کلمات تو دہرانے دو۔نہ ہم کہیں بھاگے جا رہے ہیں اور نہ ہی تم!!!"۔

مولوی صاحب کے طنز پر وہ داڑھی کھجا کر رہ گیا۔

قبول وایجاب کے مراحل کے بعد وہ عالم کے سینے سے لگا تو اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

عالم صرف ان کا بڑا بھائی ہی نہیں ان کا باپ بھی تھا اور ماں بھی۔وہ ان کا سب کچھ تھا۔

"تھنکس بھیا"!!!!

وہ نم آنکھوں آنکھوں سے بولا تو عالم نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اس کی پیشانی چومی۔

"میرے بچے ہو تم لوگ۔تم سب کے دل کے حال سے کس طرح ناواقف رہ سکتا ہوں میں۔"

عالم کی بات پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا دیا۔

"مجھے ہارٹ اٹیک دینا ضروری تھا کیا؟؟؟معصوم بچے پر ذرا سا ترس نہیں آیا آپ کو؟؟؟"

فھام کی نروٹھی آواز پر وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ہارٹ اٹیک کیوں؟؟میں نے صرف اتنا ہی پوچھا تھا کہ کیا تم تیار ہو فھام؟؟یہ تو نہیں کہا تھا کہ نکاح کے لئے۔میں تو تم سے تمھارے بھائی کے نکاح کا پوچھنا چاہ رہا تھا کہ کیا تم اپنے بھائی کے نکاح کے لئے تیار ہو؟؟تم نے اپنے الٹے دماغ سے خود سے الٹا سوچ لیا تو اس میں میرا کیا قصور؟؟؟"

عالم کی بات پر فھام صدمے سے اسے دیکھنے لگا۔

"تیری واقعی کوئی عزت نہیں فھام یہاں"!!!!

وہ خود سے کہتا خود ہی ہنس دیا۔

@@@@@

وہ نہال کو طالم کے کمرے میں چھوڑ کر اپنے کمرے میں واپس آئی تو عالم آڑا ترچھا بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔

وہ اپنے پیچھے دروازہ بند کرتی اپنے قدم بیڈ کی طرف بڑھا گئی۔

وہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھی تو اس کی موجودگی محسوس کر کے عالم اپنا سر اس کی گود میں رکھ گیا۔

آبرو دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

"تھک گئے ہیں کیا؟؟؟"

اس کی میٹھی آواز عالم کے کانوں میں رس گھول رہی تھی۔

"ہم تھوڑا سا۔پر آپ کو اپنے سامنے دیکھ کر میری ساری تھکاوٹ دور ہو گئی۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں سے لگاتا ہوا بولا تو آبرو لاج سے مسکرا دی۔

"شکریہ آبرو!!!"۔

اس کی بات پر آبرو نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"کس لئے ؟؟؟"

وہ سوال کرتا اس کی پیشانی پر بکھرے بال سمیٹنے لگی۔

"میری زندگی میں آکر اسے مزید خوب صورت بنانے کے لئے۔میرے بھائی میری اولاد کی طرح ہیں آبرو۔میں نے ماں اور باپ دونوں بن کر ان کی پرورش کی ہے۔بہت پیار ہے ان تینوں سے مجھے۔اپنی زندگی سے بھی زیادہ عزیز ہیں مجھے وہ۔اور جس طرح آپ

میرا اس سب میں ساتھ دے رہی ہیں میں بہت خوش اور مطمئن ہوں آبرو۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں ہمیشہ یوں ہی خوش رکھے اور ایک ساتھ رکھے۔"

آبرو مطمئن سی مسکرا دی۔

"آمین"!!!

وہ پھر سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی جس پر وہ سکون سے آنکھیں موند گیا۔

@@@@@

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ گھٹنوں میں سر دیے رونے میں مشغول تھی۔

اسے دیکھتے طالم کو حقیقی معنوں میں اس پر ترس آیا۔

وہ مضبوط قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا۔

"نہال"!!!!

اس کی گھمبیر آواز پر نہال نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو اس کی نم آنکھوں میں طالم کا دل ڈولنے لگا۔

"ہاتھ دو"!!!

ظالم نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی اس کے مضبوط ہاتھ میں اپنا نازک کانپتا ہوا ہاتھ تھما گئی۔

وہ اس کا لرزتا ہوا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لے کر اسے اپنے مقابل کھڑا کر گیا۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ سمجھتی وہ اسے دھیرے سے اپنے سینے سے لگا گیا۔نہال کا دل دھک سے رہ گیا اس کی حرکت پر۔

"تمہاری والدہ کی وفات کا بہت افسوس ہوا۔ان کا عمر اتنی ہی لکھی تھی۔اللہ پاک ان کے درجات بلند فرمائے آمین"!!!

وہ اسے اپنے ساتھ لگائے اس کے سب سے بڑے غم کی تعزیت کر رہا تھا۔

سہارا ملنے کی دیر تھی۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"انہوں نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا میرا تو ان کا سوا کوئی نہیں اس دنیا میں۔میں کس طرح ان کے بغیر رہوں گی!!!"۔

طالم سے اسے سمبھالنا مشکل ہونے لگا۔

"ادھر آؤ یہاں بیٹھو"!!!

وہ اسے ساتھ لئے بیڈ کے قریب آیا اور اسے بیڈ پر بیٹھا کر خود پیروں کے بل اس کے پاس بیٹھتا اس ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید کر گیا۔

"ہر انسان جو اس دنیا میں آیا ہے اس کا جانا بھی مقرر ہے۔ موت اٹل ہے۔ میں یا تم کوئی اسے نہیں ٹال سکتا۔ تم اکیلی کہاں ہو۔ تمہارا شوہر یعنی میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔ تمھارے اچھے برے وقت اور دکھ سکھ کا ساتھی۔ رو کر ان کی روح کو تکلیف مت دو بلکہ ان کی بخشش کی دعا کرو۔ سمجھ رہی ہو نا"!!!!

طالم کی بات پر وہ سر ہلا گی تو وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔

"نماز کا وقت ہو گیا ہے اٹھ کر نماز پڑھو اور ان کے لئے دعا کرو اور خبر دار میں اب ان حسین آنکھوں میں آنسو نہ دیکھوں"!!!!

وہ اس کے آنسو صاف کرتا بولا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

"غم کو سہنے میں بھی قدرت نے مزہ رکھا ہے"!!!!

فہام کی بات پر طلال نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

"آپ کو کون سا غم لگ گیا بھیا"!!!!

اس کے سوال پر فہام سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"ہائے چھوٹے!!!تم نہیں سمجھو گے ایک کنوارے کا دکھ"!!!!

دکھی لہجے میں کہتے اپنے نہ نظر آنے والے آنسو بھی صاف کر ڈالے۔

"توبہ بھیا آپ تو ایسے بیہیو کر رہے ہیں جیسے عمر گزر گئی آپ کی۔"

اس کے شودے پن پر طلال نے افسوس کرتے اسے دیکھا۔

"ارے تم بچے کیا جانو جوان کنوارے کا دکھ!!!!چل فہام دو پیگ مار اور بھول جا!!!!"۔

خود سے کہتے فہام نے سامنے رکھے جگ سے جام شیریں گلاس میں انڈیلا اور گلاس نزاکت سے لبوں سے لگا لیا.

طلال نے حیرت سے اسے دیکھا جو جام شیریں کا چوتھا گلاس پی رہا تھا۔

طلال نے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ "آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا"!!!

@@@@@

کریم مینشن میں اس وقت سحری کا دور چل رہا تھا۔ چار مردوں کے ساتھ دو عورتوں کا بھی اضافہ ہو چکا تھا۔

"بھابھی ماں ابھی تو آپ کے ان پیارے پیارے ہاتھوں سے مہندی بھی نہیں اتری اور آپ کچن میں کھڑی ہو گئی ہیں۔ میرے ہوتے ہوئے اتنا بڑا ظلم۔ میں عالم بھیا کو کیا منہ دکھاؤں گا"!!!!

آبرو جو چولہے کے آگے کھڑی شامی کباب فرائی کر رہی تھی فہام کی نوٹنکی پر بے ساختہ ہنس دی۔

"اپنی یہی لعنت زدہ شکل دکھانا اور کون سی دکھائے گا"!!!!

فریج سے پانی کی بوتل نکالتے طالم نے لقمہ دیا تو فہام اسے گھور کر رہ گیا۔

"طالم میاں تمہاری نئی نویلی دلہن بھی یہاں موجود ہے۔اگر چاہتے ہو کہ پہلے ہی دن اس بیچاری کے سامنے تمہاری عزت نیلام نہ ہو تو چپ کر کے یہاں سے کھسک جاؤ شاباش"!!!

طالم نے فہام کو بھرپور گھوری سے نوازا جس کی نان اسٹاپ زبان پوری سپیڈ سے چل رہی تھی۔وہ جانتا تھا یہ واقعی اس کی عزت کا کباڑا کر دے گا اس لئے چپ ہے رہا۔

اس کے یوں خاموش رہنے پر آبرو کو پھر سے ہنسی آنے لگی۔

"چلو فہام یہ برتن ٹیبل پر رکھو جا کر۔"

وہ پراٹھا توے پر ڈالتی اسے برتن رکھنے کا کہنے لگی۔

"جو حکم بھابھی ماں"!!!!

وہ سینے پر ہاتھ رکھتے جھک کر بولا تو اس کی حرکت اور طرز تخاطب پر وہ جھینپ اٹھی۔

وہ سب سحری کے لئے ٹیبل پر بیٹھے تھے۔آج ان میں ایک اور وجود کا اضافہ ہو چکا تھا۔

وہ گھبرائی سی طالم کے پہلو میں بیٹھی تھی۔

"واہ بھابھی واہ!!!آپ کے ہاتھوں میں تو جادو ہے!!!!اتنے لذیز پراٹھے میں نے آج تک نہیں کھائے۔ہمیں تو اس موٹے فھام کے ہاتھوں کے بدمزہ پڑاٹھے کھانے کو ملتے تھے جو دیکھنے میں آسٹریلیا کا نقشہ لگتے تھے اور کھاتے ہوئے ذائقہ کچے آٹے اور گھی کا آتا تھا۔"

طالم کی بات پر فھام کو تو صدمہ ہی لگ گیا۔

"کتنا طوطا چشم انسان ہے تو طالم!!!!!وہ تو ہی تھا جو میرے ترلے کر کر کے مجھ سے پراٹھے بنواتا تھا اور تین تین کھا جاتا تھا مزے مزے میں اور تو یہ بھی کہتا تھا کہ فھام تم جیسا پراٹھا کوئی بنا ہی نہیں سکتا!!!!اب کس طرح اپنی زبان سے پھر گیا ہے تو"!!!!

اس بیچارے کا صدمہ تو ختم ہونے میں ہی نہیں آرہا تھا۔

"ہاں تو میں نے سچ ہی تو کہا تھا۔تم جیسا پراٹھا کوئی نہیں بنا سکتا۔ارے بھائی کوئی اس قدر بدذائقہ پراٹھا بنا بھی کس طرح سکتا ہے تمھارے علاوہ"!!!

وہ مزے سے کہتا اپنے سامنے رکھے پراٹھے سے لطف اندوز ہو رہا تھا جب کہ فھام تو بولنے کے لائق ہی نہ رہا تھا۔

"دوست دوست نہ رہا، پیار پیار نہ رہا

زندگی پہ ہمیں اعتبار نہ رہا"

فہام دکھ سے کہتا اپنی پلیٹ پر جھک گیا۔اس کی حالت دیکھتے سب ہنسی روکنے کی کوشش میں محال ہو رہے تھے۔عالم کے لبوں پر بھی مسکراہٹ جھلک گئی۔وہ نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

@@@@@

"فہام"!!!

وہ عالم کے آفس سے نکلنے لگا جب اس نے پیچھے سے اسے آواز دے ڈالی۔

"جی بھیا"!!!

وہ فوراً عالم کی طرف پلٹا۔

"مس عنایا کا نمبر بند جا رہا ہے تین دن سے آفس بھی نہیں آ رہی۔نیازی صاحب والے پروجیکٹ کی فائل ان کے پاس ہے۔کیا تم ان کے گھر جا کر مجھے وہ فائل لا دو گے پلیز؟؟"

فھام کو عالم کی بات سن کر یاد آیا کہ واقعی عنایا آفس نہیں آ رہی تھی۔

"پلیز بول کر شرمندہ کیوں کر رہے ہیں بھیا!!!! آپ مجھے ان کا ایڈریس سینڈ کر دیں میں جا کر لے آتا ہوں"!!!

وہ مسکرا کر بولا تو عالم کو اطمینان ہوا۔

عالم نے اسے ایڈریس سینڈ کیا تو وہ آفس سے نکل آیا۔

مطلوبہ گھر کے سامنے پہنچ کر اس نے گاڑی روکی اور باہر نکل کر ایک نظر گھر پر ڈالی۔ وہ کوئی زیادہ بڑا گھر نہیں تھا نارمل سا تین منزلہ گھر تھا۔

فھام نے اپنے قدم دروازے کے طرف بڑھا دیے۔

جیسے ہی اس نے دروازہ ناک کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

وہ منہ اٹھا کر ایسے ہی اندر نہیں جا سکتا تھا اس لئے وہیں دروازے پر رک گیا۔

اندر سے کسی بچے کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ وہ چونک اٹھا۔ یہ آواز حمین کی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا اسے کسی لڑکی کی گھٹی گھٹی چیخوں کی آواز سنائی دی۔

فھام بغیر کچھ سوچے سمجھے گھر میں داخل ہو گیا۔ گیر آج سے گزر کر وہ لاؤنج میں داخل ہوا تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

کوئی عورت زمین پر پڑی عنایا کو بری طرح پیٹ رہی تھی جب کہ حمین پاس کھڑا اماماما کہہ کر روتا جا رہا تھا۔

"میرے بیٹے کے مرنے کے بعد تجھے تو پوری آزادی مل گئی نا بے حیائی کی۔ غیر مردوں کے ساتھ گل چھڑے اڑاتی ہے ہماری عزت نیلام کرتی ہے۔ تجھے تو میں اس لائق ہی نہیں چھوڑوں گی۔"

فھام ہوش میں آتے تیزی سے آگے بڑھا اور اس عورت کو دھکا دے کر پیچھے کیا۔

"کیا کر رہی ہیں پاگل ہو گئی ہیں آپ!!! اس بیچاری کی جان لیں گی کیا؟؟؟"

وہ چیخ کر بولتا نیچے بیٹھ کر عنایا کو سیدھا کرنے لگا جو اپنے حواس کھو رہی تھی۔ چہرہ جا بجا نیلوں اور تھپڑوں کے نشانات سے لال تھا۔ ہونٹ کا کنارہ پھٹا ہوا تھا جس میں سے خون بہہ رہا تھا۔

"اے کون ہے تو اور میرے گھر میں کیا کر رہا ہے؟؟؟اوہ سمجھ گئی تو بھی میری اس بیوہ بہو کا کوئی عاشق ہو گا جو اس کے عشق میں پاگل ہوتا اس کے پیچھے یہاں گھر تک چلا آیا"!!!

جہاں اس کی پہلی بات سن کر فہام کو جھٹکا لگا تھا وہیں اس کی فضول بات پر اس کا دل کیا اس کا منہ تھپڑوں سے لال کر دے پر اس کی تربیت اسے اس چیز کی اجازت نہیں دیتی تھی۔

وہ اس کی کوئی بات کا جواب دیے بغیر روتے ہوئے حمین کو اٹھا کر باہر لے گیا اور گاڑی میں بٹھا آیا۔

واپس آکر عنایا کو اٹھانے لگا۔

"اے میرا پوتا کہاں ہے اور اسے کہاں لے کر جا رہا ہے۔ چھوڑ اسے ورنہ چیخ چیخ کر پورا محلہ اکٹھا کر لوں گی!!!!"۔

اسے عنایا کو اٹھا کر لے جاتا دیکھ کر وہ چنگھاڑنے لگی۔

"خاموش!!!ایک دم خاموش!!!ابھی پولیس کو کال کروں تو یہاں بلوا سکتا ہوں کہ دیکھو ہمارے آفس کی ایک شریف لڑکی کا کیا حال کیا اس ظالم عورت نے اور جانتی بھی ہو کیا سزا ہو گی تمہیں؟؟ تمھارے عورت ہونے کا لحاظ کر رہا ہوں تو مجھے مجبور مت کرو کسی

قسم کی بدتمیزی پر۔ابھی اسے ہوسپٹل لے کر جا رہا ہوں۔تمہارا بندوبست بعد میں کرتا ہوں"!!!!

وہ ترش لہجے میں کہتا عنایا کو لیے گھر سے نکل آیا۔

اسے آرام سے بیک سیٹ پر لٹانے کے بعد خود ڈرائیونگ سیٹ پر آیا۔

"ماما؟"

حمین کی خوفزدہ آواز پر وہ گاڑی چلاتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"ماما کو چوٹ لگی ہے ہم ماما کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جا رہے ہیں۔ڈاکٹر ماما کو انجکشن لگائے گا اور ماما بلکل ٹھیک ہو جائیں گی۔"

وہ اسے پیار سے پچکارتا گاڑی ہوسپٹل کی طرف موڑ گیا۔

@@@@@

وہ عنایا کو ہسپتال سے سیدھا گھر لے آیا تھا۔وہ جب سے گھر آئی تھی حمین کو اپنے ساتھ لگائے بس روتی ہی چلی جا رہی تھی۔

وہ چاروں بھائی لاؤنج میں بیٹھے تھے جب کہ آبرو اور نہال کو عالم نے اندر عنایا کے پاس بھیجا تھا۔

"کچھ بتایا عنایا نے؟؟؟"

آبرو کمرے سے باہر آکر عالم کے سامنے صوفے پر بیٹھی تو عالم نے پوچھا۔ فہام نے بے چینی سے اس کی جانب دیکھا۔

"اس کے بیٹے کی پیدائش سے کچھ ماہ پہلے ہی اس کے ہسبنڈ کی وفات ہو گئی تھی۔ والدین حیات نہیں ہیں اور سسرال والے کافی ظالم ہیں۔ اپنا اور اپنے بیٹے کا پیٹ پالنے کے لئے جاب کرتی تھی پر ساس بری نظروں سے دیکھتی تھی۔ کل اس کے لئے ایک رشتہ آیا جس پر اس کی ساس کا کہنا تھا کہ وہ کام کے بہانے باہر مردوں سے مل کر انھیں اپنے جال میں پھنساتی ہے اور ان کے مرے ہوئے بیٹے کی عزت نیلام کر رہی ہے۔ اتنی سی بات پر بیچاری کا یہ حال کر دیا۔"

آبرو کے بتانے پر وہ سب افسوس کرنے لگے جب کہ فہام کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

"بھیا آپ ان سے پوچھیں کہ وہ مجھ سے شادی کریں گی کیا؟؟؟"

فھام کے سوال پر تینوں بھائیوں نے جھٹکے سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ ممکن نہیں فھام"!!!!

عالم کے دوٹوک انکار پر فھام نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا۔

"بھیا آپ ان سے پوچھیں کہ وہ مجھ سے شادی کریں گی کیا؟؟؟"

فھام کے سوال پر تینوں بھائیوں نے جھٹکے سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ ممکن نہیں فھام"!!!!

عالم کے دوٹوک انکار پر فھام نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیوں بھیا کیوں ممکن نہیں یہ؟؟؟"

وہ عالم کے مقابل کھڑا اس سے سوال کر رہا تھا پر لہجے میں عاجزی تھی اور آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔

"کیوں کہ میں نہیں چاہتا کہ وہ بچی یہ سمجھے کہ ہم اس کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ اس وقت بے سہارا ہے اور ہم لوگوں کے رحم و کرم پر ہے ایسے میں ہم اس پر اپنا فیصلہ نہیں تھوپ سکتے۔ تم سمجھ رہے ہو نا میری بات؟؟؟"۔

عالم کی بات پر وہ لب بھینچ کر سر ہلا گیا۔

"بھیا اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ایک بار۔۔۔ صرف ایک بار عنایا سے خود بات کر سکتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں اسے فورس نہیں کروں گا اور اس کے فیصلے کا احترام کروں گا پلیز بھیا؟؟؟"۔

وہ عالم کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اس کی منت و سماجت کرنے لگا تو عالم نے ایک نظر آبرو کی طرف ڈالی جو اسے ہاں کہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔ وہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

"ٹھیک ہے جاؤ"!!!!

اس کے جواب پر فھام کا چہرہ کھل اٹھا۔

"شکریہ میرے پیارے بھیا!!!!اللہ آپ کوڈھیر سارے مجھ جیسے پیارے پیارے بچے

دے آمین ثم آمین"!!!!

وہ جوش سے دعادیتے وہاں سے بھاگا جس پر سب کے قہقہے بلند ہوئے جب کہ آبروشرم

سے سر جھکا کر رہ گئی۔

@@@@@

وہ اپنی گود میں سوئے ہوئے حمین پر نظریں جمائے ماضی کی یادوں میں کھوئی

ہوئی تھی جب دروازے پر ہوتی دستک نے اسے حقیقت کی دنیا میں لا پٹخا۔

"آجائیں"!!!

اس کی اجازت ملتے ہی دروازہ کھلا اور فہام اندر داخل ہوا۔

"عنایا کیا آپ پانچ منٹ مجھے دے سکتی ہیں؟؟؟ایک ضروری بات کرنی ہے"!!!

فہام کی بات پر وہ سر ہلاتی گود میں سوئے ہوئے حمین کو آرام سے بیڈ پر لٹا گئی۔

فھام نے ہاتھ کے اشارے سے کمرے میں ایک طرف لگے صوفوں کی طرف اشارہ کیا تو وہ اس طرف بڑھ گئی۔

فھام بھی اس کی پیروی کرتا ساتھ والے صوفہ پر بیٹھ گیا۔

"کیا سوچا ہے آگے کا؟؟؟

اسکے سوال پر وہ ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"کیا مطلب؟؟"

وہ واقعی اس کے سوال کا مقصد نہیں سمجھی تھی۔

"مستقبل کے بارے میں کیا سوچا ہے؟"

اب کی دفعہ اس نے واضح انداز میں پوچھا۔

"مم۔۔۔میں نے یہی سوچا ہے کہ سر سے بات کروں گی کہ وہ مجھے آفس کی طرف رہائش کا بندوبست کر دیں یا پھر کسی دارالامان چلی جاؤں گی۔"

اس کی عقل پر فھام عش عش کر اٹھا۔

"محترمہ آپ جانتی بھی ہیں اس معاشرے میں اکیلی عورت کا کیا مقام ہے؟؟اسے کس نظر سے دیکھا جاتا ہے؟؟ہر جگہ بھوکے بھیڑیے نوچنے کو تیار نظر آتے ہیں۔اکیلی عورت کی اس معاشرے میں کوئی زندگی نہیں۔اور جہاں تک بات ہے دارالامان کی تو آپ نہیں جانتی وہاں کس قدر کالے دھندے ہوتے ہیں۔کیوں اپنی عزت کی دشمن بننا چاہتی ہیں؟؟؟"

اس کی باتیں سنتے ہی وہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ کر رو دی۔

"میں کیا کروں کہاں جاؤں پھر"!!!!

اس کے لہجے میں بے بسی ہی بے بسی تھی۔

"کہیں مت جائیں یہیں رہیں"!!!

فھام کی بات پر عنایا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"کک۔۔۔کیا مطلب؟؟میں یہاں کیسے رہ سکتی ہوں؟؟"۔

اس کے سوال پر فھام اس کی جانب قدرے جھکا۔

"مجھ سے شادی کر کے !!!"۔

اس کی بات پر عنایا کو جھٹکا لگا۔

"کیا بکواس ہے !!! آپ جانتے بھی ہیں آپ کیا بات کر رہے ہیں۔"

وہ بے یقینی سے پوچھنے لگی۔

"میں اچھے سے جانتا ہوں کہ میں کیا بات کر رہا ہوں۔ دیکھیں عنایا گھما پھرا کر بات کرنا پسند نہیں مجھے اس لئے سیدھی بات کروں گا۔ مجھے پہلی نظر میں ہی آپ اچھی لگی تھیں۔ یہ مت سوچئے گا کہ آپ ہمارے رحم و کرم پر ہیں اس لئے میں آپ کی بے بسی کا فائدہ اٹھا رہا ہوں۔ میری شادی کی عمر ہو چکی ہے مجھے ایک عدد بیوی کی ضرورت ہے اور آپ کو ایک عدد سائبان کی جب کہ آپ کے بیٹے کو ایک عدد باپ کی۔ اب آپ سوچ سمجھ کر فیصلہ کر لیجئے۔"

وہ سن سی اس کی ساری باتوں کو سن رہی تھی۔

"پر میں پہلے سے شادی شدہ ہوں۔"

پہلا اعتراض اٹھایا گیا۔

"تصحیح کرلیں محترمہ آپ شادی شدہ نہیں بلکہ بیوہ ہیں اور آپ کو دوسری شادی کی پوری اجازت حاصل ہے۔"

اعتراض کو بہت خوبصورتی سے رد کر دیا گیا تھا۔

"پر میرا ایک بیٹا بھی ہے"!!!

دھیرے سے احتجاج کیا گا۔

"شادی کے بعد وہ ہم دونوں کا بیٹا ہو گا اور مجھے یقین ہے کہ میں اسے آپ سے بھی زیادہ محبت دوں گا۔"

اس کے جواب سے مقابل کے چہرے پر رضامندی کے تاثرات چھلکنے لگے۔

"پر میں آپ سے پیار بھی تو نہیں کرتی"!!!

ایک اور اعتراض!!!

"کوئی بات نہیں۔ ہولے ہولے ہو جائے گا پیار"!!!

وہ بہت پیار اور نرمی سے اس کے سارے اعتراض رد کر گیا تو وہ سب کچھ اللہ پر چھوڑتی اثبات میں سر ہلا گئی۔

@@@@@

نکاح کے بعد وہ خوشی یہاں سے وہاں اچھلتا پھر رہا تھا۔

"کیسا فیل ہو رہا ہے بھیا؟؟؟"

طلال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"آج لگتا ہے میں ہواؤں میں ہوں

آج اتنی خوشی ملی ہے"!!!!!!!!

وہ اپنے پھٹے سپیکر جیسی آواز میں گنگنایا تو طلال نے بے ساختہ دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ کر اس سے فاصلہ اختیار کیا۔

"اللہ کا واسطہ بھابھی کے سامنے اپنی اس سریلی آواز کا جادو نہ جگایئے گا ورنہ وہ برداشت نہیں کر پائیں گی اور بیہوش ہو کر گر جائیں گی۔"

اس کی بات پر فہام کو صدمہ ہی لگ گیا۔

"تم نے فہام دی گریٹ کی آواز کو ان ڈائریکٹلی بھونڈی آواز کہا۔ تمہاری ہمّت کیسے ہوئی گستاخ"!!!!

وہ طلال کی گردن دبوچ گیا تو اس کی چیخنے پر سب ان دونوں کی جانب دیکھنے لگے۔ عالم نے نفی میں سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ ان دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

@@@@@

وہ دونوں اس وقت کچن میں موجود تھیں جب کہ عنایا کمرے میں حمین کو تیار کر رہی تھی.

مرد حضرات عید کی نماز ادا کرنے گئے ہوئے تھے۔

"نہال جاؤ شاباش تیار ہو جاؤ اب جا کر وہ لوگ آتے ہی ہوں گے بس۔"

کھیر کا پیالہ فریج میں رکھتے آبرو نے پاس کھڑی نہال سے کہا جو فریش جوس بنا رہی تھی۔

"جی آپی جا رہی ہوں بس یہ ہو گیا۔ آپ بھی چلیں نا"!!!

نہال نے جگ آبرو کو پکڑاتے ہوئے کہا جسے پکڑ کر وہ فریج میں رکھ گئی۔

"ہاں چھل چلو تیار ہو جاتے ہیں ان کے آنے سے پہلے ہم بھی ورنہ ہمارے شوہر نامدار کے مزاج نہیں ملیں گے۔"

آبرو کی بات پر نہال مسکرا کر رہ گئی۔

یوں ہی باتیں کرتے کرتے وہ دونوں اپنے اپنے کمروں کو طرف بڑھ گئیں۔

نہال نے ایک نظر گھڑی پر ڈالتے جلدی سے الماری سے اپنا جوڑا نکالا اور باتھروم کی طرف بڑھ گئی۔ فریش ہونے کے بعد باہر آئی اور بال سکھانے لگی۔

بال سکھا کر پشت پر کھلا چھوڑنے کے بعد وہ میک اپ اٹھاتی اپنے چہرے کو سجانے لگی۔

میک اپ کرنے کے بعد اس نے کانوں میں جھمکے ڈالے اور ایک تفصیلی نظر اپنے سراپے پر ڈالی۔ اپنی تیاری سے مطمئن ہونے کے بعد وہ جھک کر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی چوڑیاں اٹھانے لگی جب کمرے کا دروازہ دھیرے سے کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ اپنی جگہ سٹل ہو گئی۔

وہ مضبوط قدم اٹھاتا اس کے نزدیک آیا اور اس کے ہاتھ سے چوڑیاں تھام گیا۔اس کا نازک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام کر وہ ان کانچ کی چوڑیوں کو اس کو کلائی کی زینت بناتا ایک بھرپور نگاہ اس کے حسین سراپے پر ڈال گیا۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو"!!!

اس کی سرگوشی پر وہ خود میں سمٹنے لگی۔

وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔

"عید مبارک مسز ظالم کریم"!!!

اس کے میٹھے الفاظ اس کے کانوں میں رس گھولنے لگے تو وہ سکون سے آنکھیں موند گئی۔

@@@@@

وہ تیار کھڑی تھی۔الماری میں منہ دیے عالم کی شرٹس سہی کر رہی تھی جب وہ دھیرے سے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لے گیا۔

"عید مبارک جان عالم!!!"۔

وہ اس کے گال پر لب رکھتا بولا تو وہ شرم سے خود میں سمٹنے لگی۔

"خیر مبارک"!!!

اس کی میٹھی سی آواز پر عالم سرشار ہوتا اس کا رخ اپنی طرف موڑ گیا۔

"ماشاءاللہ"!!!

اس پر نظر پڑتے ہے بے ساختہ عالم کے منہ سے نکلا تھا جس پر وہ سرخ ہوتی سر جھکا گئی

"اللہ نے آپ کی صورت میں مجھے اس قدر نوازا ہے کہ میں اس کا شکر ادا کر ہی نہیں سکتا"!!!

اپنا ماتھا اس کے ماتھے کے ساتھ جوڑتے وہ اسے خوبصورت اظہار سے نواز گیا۔

"مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے آبرو"!!!

عالم کی بات پر آبرو نے پیچھے ہٹتے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں نے آپ کے چچا اور اس کے بیٹے پر کیس کیا تھا۔انویسٹیگیشن ہو چکی ہے۔آپ کے چچا اور اس کا بیٹا دونوں جیل میں ہیں۔آپ کی تین تاریخ کو گواہی کے لئے کورٹ میں پیش ہونا ہے۔پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں میں آپ کے ساتھ ہوؤں گا"!!!

عالم کی بات پر آبرو نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔

"آپ۔۔۔آپ سچ کہہ رہے ہیں۔کیا واقعی میرے ماں باپ کے قاتل اپنے انجام کو پہنچیں گے'!!

اس کے سوال پر وہ مسکراتا ہوا سر ہلا گیا۔

آپ سے وعدہ کیا تھا میری جان پھر کیسے نہ وعدہ وفا کرتا۔"

آبرو ایک دم اس کے سینے سے لگ گئی۔

"تھنک یو عالم آپ بہت اچھے ہیں میں آپ کا شکریہ ادا کر ہی نہیں سکتی۔میں اللہ کی بہت شکر گزار ہوں جس نے مجھے آپ جیسے ھمسفر سے نوازا۔"

وہ اس کے سینے سے لگی اسے خوب صورت اظہار سے نواز گئی۔وہ اس کے گرد اپنا حصار مضبوط کر گیا۔

بیشک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔ غم کے بدل چھٹ چکے تھے اور اب ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھی۔

ختم شد

Novel Hi Novel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول پر

Www.NovelHiNovel.Com

Novel Hi Novel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959